صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 12 نومبر 2024ء بمطابق 09 جمادی الاوّل 1446ہجری بعداز دوپہر چار بجکر تئیس منٹ پر منعقد۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر، ثریا بی بی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اِنَّ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمٰتِ وَالۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡقٰنِتِيۡنَ وَالۡقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيۡنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيۡنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالۡخٰشِعِيۡنَ وَالۡخٰشِعٰتِ وَالۡمُتَصَدِّقِيۡنَ وَالۡمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآٮِٕمِيۡنَ وَالصّٰٓـئِمٰتِ وَالۡحٰفِظِيۡنَ فُرُوۡجَهُمۡ وَالۡحٰـفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيۡنَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ O اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا O وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّلَا مُؤۡمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اَمۡرًا اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهُمُ الۡخِيَرَةُ مِنۡ اَمۡرِهِمۡ ط O وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيۡنًا۔

(ترجمہ): شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، بالیقین جو مرد اور جو عورتیں مسلم ہیں، مومن ہیں، مطیع فرمان ہیں، راست باز ہیں، صابر ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، صدقہ دینے والے ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں، اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔ کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر اسے اپنے اُس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔ وآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جزاک اللہ۔آئٹم نمبر 2 کوئسچنز آور۔
<u>جناب لائق محمد خان:</u> میڈم سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔
<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی جناب،لائق محمد خان صاحب کا مائیک On کریں۔
<u>جناب لائق محمد خان:</u> شکریہ جی۔ سپیکر صاحبہ! ذرا ہاؤس کی پوزیشن دیکھ لیں کہ کم از کم ہماری Cabinet میں 30 لوگ ہیں اور ساڑھے چار بج رہے ہیں، تو یہ میرا خیال ہے کوئی مذاق ہو رہا ہے، مہربانی کر کے یا تو یہ اجلاس ختم کریں یا کم از کم ان کو کہیں کہ وہ تو حاضری دیں کہ ہم بھی اپنے حلقوں میں چلے جائیں گے، یہ 15 دن سے،10 دن سے یہ تماشہ بنا ہوا ہے تو میرا خیال ہے،اس سے پہلے کہیں بھی اس طرح نہیں ہوا، اگر ان کے کام ہیں تو ہمارے بھی کام ہیں، پھر ہمیں بھی فارغ کر دیں کہ ہم بھی جائیں اپنے حلقوں میں، بڑی مہربانی آپ کی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو لائق محمد خان صاحب، میں آپ کی بات سے Agree کرتی ہوں، سب کو پتہ ہے، کئی دنوں سے یہ چل رہا ہے، یہ اچھا نہیں ہے یہ سسٹم، تو میں چیف وہیپ صاحب موجود ہیں، یہاں میں ان سے گزارش کروں گی کہ وہ یا ایک علیٰحدہ سے میٹنگ بلائیں، اسی میں ڈسکس کریں یا جس طرح یہ Manage کر سکتے ہیں، میں یہ اکبر ایوب صاحب کے حوالے کرتی ہوں، کل سے یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ تو 'کوئسچنز آور' میں کوئسچن ہے 264، جناب محمد ریاض صاحب، جناب محمد ریاض صاحب نہیں ہیں، Lapsed. اچھا، کوئسچن نمبر 324،جناب احمد کنڈی صاحب، Lapsed تو کوئسچن نمبر 335، ارباب محمد وسیم خان صاحب، .Lapsed محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، 348، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، پلیز سوال نمبر 348۔
<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔جناب، میں نے یہ ریسٹ ہاؤس کے متعلق کوئسچن کیا تھا کہ گورنمنٹ کے پاس کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں جو انہوں نے سیاحت کے لئے محکمہ سیاحت کو دیئے ہیں؟ میڈم، مجھے اگر دو منٹ مل جائیں، میں ذرا چیک کر لوں۔
<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

<u>Ms. Rehana Ismail:</u> Thank you.
<u>Madam Deputy Speaker</u>: Question No. 300, Arbab Muhammad Waseem Khan Sahib, 400, sorry, 300, Arbab Muhammad Waseem Khan, Sahib, Usman, Usman.

* 400 _Arbab Muhammad Usman Khan: Will the Minister for Tourism state that:

(A). How many buildings residential or commercial have been approved in the past five years at GDA;

(B). How many in process / pipeline;

(C). How many storeys are permitted in both residential and commercial buildings;

(D). What being done to conserve the environment?

Mr. Zahid Chanzeb (Advisor for Culture & Tourism): (A). The Galiyat Development Authority has approved one hundred and eighty (180) number of residential, one hundred and fifteen (115) number of commercial building plans in the last five years.

(B). Four numbers of residential and one numbers of commercial building plans are currently pending / under process with the Galiyat Development Authority.

(C). As per approved Building Control Regulations (BCR)-2020 of the Galiyat Development Authority, commercial buildings can be maximum seven floors on the downhill side, whereas maximum four floors on the uphill side under chapter 03 of the regulations. It is further stated that for residential buildings ground plus one floor and basement as per site condition on the downhill side, whereas ground plus one floor on the uphill side is permitted under chapter 04 of the regulations.

(D). To conserve the environment of the Galiyat region, several steps have been taken which includes;

(i). A committee has been formulated in consultation with the Pakistan Engineering Council level where the authority is exploring areas in the regulations for amendments, on the direction of the GDA Board of Authority, which may have a positive impact on the environment. The authority has incorporated green buildings code in the Building Control Regulations.

(ii). The authority empowered under the Galiyat Development Authority amended Act, 2020, issued notice from time to time on the violation of environmental standards. The authority in the last one year has issued 38 notices in this regard.

(iii). The authority as per decision of its Board of Authority has banned cutting of trees since, 2020. The authority conduct plantation drives from time to time. In the current year, the

authority in coordination with the Forest department has planted more than fifty thousand (50000) trees in Galiyat.

(iv). The authority demands environment impact assessment study for larger projects where such assessment is needed under the Environment Protection Rules.

(v). The authority in coordination with Environment Protection Agency is installing socking pits for liquid waste disposal in Galiyat. Thirty eight socking pits are installed till now. Moreover, for solid waste management (from collection till disposal) the authority is following its robust solid management plan.

<u>ارباب محمد عثمان خان:</u> شکریہ میڈم سپیکر، اصل میں اس سوال کا پس منظر یہ ہے کہ میں نے گلیات میں ایک بلڈنگ دیکھی تھی، جو Construct ہو رہی تھی اور اس کی Approval نہیں لی گئی تھی تو پھر میں نے سوچا کہ وہاں پہ کافی زیادہ Construction ہو رہی ہے، کمرشل بلڈنگز بھی بن رہی ہیں، Residential buildings بھی بن رہی ہیں، تو اس میں میں نے جو ان سے سوال کیا تھا کہ How many buildings residential or commercial have been approved in the five years? انہوں نے جواب تو یہ دیا ہے کہ 180+115 Commercial buildings، لیکن میں یہ چاہوں گا کہ یہ Proper scrutiny کے لئے اور Process کے لئے ہمیں کچھ Visuals بتائیں، Actually اس کو Google map سے بھی آپ دیکھ سکتے ہیں، ویسے بھی جا کر جہاں بلڈنگ نہیں تھی وہاں پہ Erect ہو رہی ہے اور Mainly اس میں اس چیز کا تعین کیا جائے کہ آیا جو Amount انہوں نے اس میں Levy کرنی ہے جو Charges ہیں وہ گورنمنٹ کو پہنچ رہے ہیں کہ نہیں پہنچ رہے؟ اور ان کا جو اس میں دعویٰ ہے کہ ہم One eighty (180) residential houses تو اس کی لاگت چاہیئے ہو گی کہ Exchequer میں وہ پیسے پہنچے ہیں، میرا اس میں شک ہے اس لئے کہ جو بلڈنگز Without consent construction ہو رہی تھی اور Post construction انہوں نے Approve کی تھیں، وہ اس سے وہ پتہ نہیں پیسے لئے گئے ہیں یا کیا Deal تھی؟ دوسرا How many in pipeline? تو یہ بھی جواب اگر آپ دیکھیں تو (iv) میں اور (v) اس میں مجھے کوئی بھی ڈیٹیل نہیں دی گئی ہے کہ XYZ building ہے، یہ بلڈنگ ہے، یہاں بن رہی ہے، یہاں بن رہی ہے تو That answer is incomplete, I am gaining general reply to this thing اور How many storey's are permitted? کا جواب جو دیا گیا ہے، تو اس میں انہوں نے

Up-hill and down-hillلیکن اس میں،Per chapter 3کی ہیںRegulations define
That is in reference to the کیDefinitionنہیں دی گئی ہے، تو کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ
road or some other reference point، میں یہ چاہوں گا کہ چونکہ آپ ابھی پنجاب میں
حالات دیکھ رہے ہیں سموگ لیول، AQI (Air Quality Index) 500 سے زیادہ ہو جائے تو
آپ اس میںBreathingنہیں کر سکتے ہیں، وہاں پہ دو ہزار تک پہنچ رہا ہے، یہ صرف گلیات اور اس
علاقے کی بات نہیں ہے بلکہ ہمارا پورا صوبہ معاشی سطح پر اور ٹورازم کی سطح پر اس سے متاثر ہوتا ہے اور جو
Conservation کے سوال کئے ہیں، اس میں انہوں نے جو جواب دیئے، اس میں اور جو چیزیں ہیں
توBuilding codesکی مجھے کوئی تفصیلات نہیں دی گئی ہیں ایک نمبر میں، دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ
Authority which may have a positive impact on an environment or _
the authority has incorporated green buildings code in the Building
Control Regulations_ what exactly are the codes? اس لئے کہ اگر آپ وہاں
جائیں اور جو ہماریEnvironment جو مجھے اس چیز کا پورا علم ہے اور پتہ ہے کہ ہمارے لوگ خاص کر
پبلک کی سطح پر جب ہم بات کرتے ہیں، غریبوں کی طرف نہیں دیکھ سکتے کہ انہیں اپنے روزگار اور زندگی
کی پڑی ہوئی ہے لیکن ہماریLife literallyاس چیز سے متاثر ہو رہی ہے تو I would like to
see the building codes or the authority empowered under the Galiyat Development Authority (Amendment) Act, 2020, issued notices from time to time on the violation of environmental standards. The authority in the last one year has issued thirty eight
(38) notices in that regards. اس کا Mechanism کیا ہے، آپ کیسے
Assessmentکرتے ہیں، پھر کیسے نوٹسز ایشو کرتے ہیں؟ اس کیPenaltiesکیا ہیں اور کتنی ایسی
بلڈنگز جوViolationہم روزانہ دیکھتے ہیں باہر ہو رہی ہیں؟ اس پہ کوئی چیزDefinedنہیں ہے اور
نمبر3، The authority as per the decision has banned cutting of
treessince, 2020.اس میں ہمیں کچھPertinentاورVisual evidenceچاہیئے ہوگا، یہ
ایسیBasicچیزیں ہیں کہ GDA کے پاس کافی زیادہ وسائل ہیں، ابھی ہم اکیسویں صدی میں ہیں،
ٹیکنالوجی کا دور ہے اور یہ چیزیں آپGoogle Mapاور اپنےGeo fencing سےAssesesکر
سکتے ہیں۔ تو سپیکر صاحب،Overallیہ انتہائی اہم ایشو ہے، اس سے ہماری Locals, residential,
commercial activities, economic activities, government exchequer,

treasury benches سارے متاثر ہو رہے ہیں اور میں ان تفصیلات سے مطمئن نہیں ہوں، تو میری یہ Suggestion ہو گی کہ آپ اس کو کمیٹی کو Forward کریں کہ اس میں ہمیں جو کوئسچنز کئے گئے ہیں اور جو تفصیلات ہمیں چاہئیں، اس کی باقاعدہ طور پر Properly assessment کریں اور ہمیں اس کا Plus data چاہیئے ہو گا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Minister concerned, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر، میرے معزز ایم پی اے، ارباب عثمان صاحب کا اٹھایا گیا سوال میرے خیال میں ان کو تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔ جو انہوں نے Relevant question کیا ہے Building plans کے حوالے سے تو اس کا For the last five years جو ریکارڈ تھا، وہ بھی دیا گیا ہے۔ جو کیسز پینڈنگ ہیں وہ بھی دیئے گئے ہیں اور انہوں نے اس کو ئسچن کے اوپر Un satisfaction کا اظہار کرتے ہوئے یہ بتایا کہ یہ Uphill side اور Downhill side تو میری Know how کے مطابق Uphill side چونکہ Hill road کے مطابق نہیں ہے، یہ جو Hill side کے مطابق ہے اور وہی روڈ اور Hill side دونوں آجاتے ہیں تو روڈ کے اوپر جو Uphill side ہے وہ Uphill side ہوتا ہے اور Downhill side جو ہے تو اس میں مختلف SOPs ہیں، وہ Follow کئے جاتے ہیں، جس طرح Three storeys with basement جو ہے کمرشل، وہ وہاں پہ Allowed ہے، جو Downhill side ہے، Uphill side پہ پھر صرف گراؤنڈ اور فرسٹ فلور، تو اس کی Clearance کے لئے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے سوال اٹھائے ہیں، اس کے اوپر جو Environmental impact ہے اس کے اوپر، تو میڈم سپیکر، اس حوالے سے Already GDA بھی اپنے فرائض انجام دے رہی ہے، وہ اپنے Rules میں Time to time اپنے Act میں، Rules میں امنڈمنٹ بھی لا چکی ہے، Environmental protection کے حوالے سے، Conservation کے حوالے سے Sorry, preservation کے حوالے سے اور اس کے ساتھ ساتھ Already اس میں جو ایک ہمارا انوائرونمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے، اس میں بھی NOC must ہے، جتنی بھی یہاں پہ Residential خاص طور پہ Commercial activities یا بلڈنگز بنائی جاتی ہیں تو NOC environmental جو ہے وہ Must ہے، تو میرے خیال میں جو انہوں نے کوئسچنز Raise کئے، اس کی بڑی تفصیل سے ان کو Answers دیئے گئے ہیں اور جس

کے ذہن میں یہ سوال آتے بھی نہیں ہیں، وہ اگر سمجھتا ہے کہ میں Satisfied ہوں تو میرے خیال میں ان کو بھی Satisfy ہونا چاہیئے۔

ارباب محمد عثمان خان: منسٹر صاحب، اس میں اگر آپ دیکھیں تو DG (GDA) نے خود یہ کہا تھا کہ Road side is the reference point تو Ambiguities ہیں، میں آپ کے لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر ہم اس کی Assessment کر لیں کہ آیا جتنے بھی لائسنس ایشو ہوئے، NOCs ایشو ہوئے ہیں، آیا وہ Rules کے مطابق ہوئے ہیں، آپ کو آرہا ہے کہ نہیں آرہا ہے؟ میں تو صرف یہ دیکھ رہا ہوں، میں نے خود ایسی بلڈنگز دیکھی ہیں جو Approve ہوئی تھیں Without consent، نقصان اس میں آپ کو ہی ہو رہا ہے اور دوسرا، Tree cutting کا اگر آپ دیکھیں تو اگر ان کے پاس Evidence / visual evidence یہ چیزیں نہیں ہیں تو It hurts us, it hurts the government، اس میں تفصیلات کافی ہیں، ہمیں ہی فائدہ ہوگا، اگر کمیٹی اس میں آپ کر دیں تو آپ کے لوگ آجائیں گے ڈیٹیل مل جائے گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی آفتاب عالم صاحب۔

وزیر قانون: میڈم ڈپٹی سپیکر، اس میں اس طرح ہے Minister concerned ابھی موجود ہیں نہیں، وہ ضلع سے باہر تھے تو، کیونکہ وہ وہی اس کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ یہ کہ کوئسچن جو ہے یہ Refer کیا جائے کمیٹی کو، تو میں سمجھتا ہوں کہ تب تک اگر اس کو آپ Postpone کرتے ہیں، پینڈنگ رکھتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی، بالکل میرے خیال سے۔

وزیر قانون: اس کو Defer کر دیں تو بہتر ہوگا، میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میرے خیال سے عثمان صاحب، آپ ایک بار منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں، ہو سکتا ہے آپس میں مشاورت سے آپ لوگ یہ Clear کر سکتے ہیں، میرے خیال سے یہی بہتر ہے۔

ارباب محمد عثمان خان: Later answer ٹھیک ہے، یا ہاؤس سے اگر آپ پوچھتے ہیں، کمیٹی کو ووٹ کرتے ہیں تو وہ بھی کر سکتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تو آفتاب عالم صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

وزیر قانون: چلیں میڈم Refer کر دیں تو، چونکہ اس میں ریونیو کا فیکٹر Involve ہے اور اس کے ساتھ ساتھ Environmental protection / preservation بھی Involve ہے تو یہ سب

ہمارا جو Provincial exchequer ہے، اس کے Interest میں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ Refer کر دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، آفتاب عالم صاحب! اس کو میں Refer کرتی ہوں، ٹھیک ہے۔ کوسچن نمبر 348، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر! جناب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا ٹھیک ہے، میں یہ ہاؤس کو Put کرتی ہوں Refer کرنے کے لئے۔

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to concerned Committee. Mohtarama Rehana Ismail, Sahiba, Question No. 348, please.

* 348 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر سیاحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ صوبائی حکومت نے صوبے کے تمام ریسٹ ہاؤسز، سرکٹ ہاؤسز محکمہ ٹورازم کے حوالے کر دیئے تھے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ٹورازم نے یہ تمام ریسٹ ہاؤسز، سرکٹ ہاؤسز پرائیویٹ کنٹریکٹرز کے ذریعے سیاحوں کے لئے Rent پر دینے کے لئے کھول دیئے تھے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبے میں کل کتنے ریسٹ / گیسٹ اور سرکٹ ہاؤسز سیاحوں کے لئے کھولے گئے تھے؛

(ii) مذکورہ ریسٹ ہاؤسز اور گیسٹ ہاؤسز کن کنٹریکٹرز کو کن شرائط پر دیئے گئے تھے؛

(iii) کنٹریکٹ کی تاریخ سے لیکر آج تک اس سے کل کتنی آمدن موصول ہوئی؛

(iv) موصول شدہ ریونیو کی تفصیلات الگ الگ بمع دستاویزات فراہم کی جائیں اور موصول شدہ ریونیو کہاں جمع ہوا، تفصیل فراہم جائے؟

جناب زاہد چن زیب (مشیر ثقافت وسیاحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبے میں کل 169 ریسٹ ہاؤسز / جائیدادیں اسی محکمہ سیاحت کو منتقل کر دیئے ہیں جن میں 59 ریسٹ ہاؤسز محکموں کو واپس کئے گئے ہیں۔

(ب) محکمہ سیاحت نے 110 ریسٹ ہاؤسز میں سے 17 ریسٹ ہاؤسز نجی شعبے کو پندرہ سال کی مدت کے لئے پٹے (لیز) پر دیئے گئے ہیں، (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

(i) محکمہ نے 17 ریسٹ ہاؤسز سیاحوں کیلئے کھول دیئے ہیں۔

(ii) مذکورہ ریسٹ ہاؤسز جن کنٹریکٹرز کو جن شرائط پر نجی شعبے کو پٹے پر دیئے ہیں، ان کی شرائط / معاہدے کی کاپی لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(iii) کنٹریکٹ کے تاریخ سے لیکر آج تک جتنی آمدن موصول ہوئی، اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(iv) کنٹریکٹ کی تاریخ سے لیکر آج تک موصول شدہ منافع خیبر پختونخوا کلچر وٹورازم اتھارٹی کے بینک اکاؤنٹ میں جمع ہوا ہے، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب، یہ میں نے کوسچن کیا ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبے کے تمام ریسٹ ہاؤسز ٹورازم کے حوالے کئے ہیں، Last government میں تو اس کا جواب مجھے ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے کہ 169 ریسٹ ہاؤسز منتقل کئے گئے ہیں جن میں 59 ریسٹ ہاؤسز محکمے کو واپس کر دیئے گئے ہیں اور 17 کو لیز پہ دیئے گئے ہیں، تو یہ ٹوٹل 110 بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی 93 ٹورازم کے پاس ابھی بھی باقی ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے کوسچن کیا تھا کہ اس سے کتنا Revenue generate ہوا اور وہ کہاں پر جمع ہوتا ہے، حکومت کو کتنا فائدہ ہوا؟ تو یہ دیکھ کر تو مجھے بہت افسوس ہوا کہ صرف 17 جو انہوں نے لیز پہ دیئے ہیں، اس کی اگر آپ لسٹ چیک کریں تو یہ پندرہ سال کے لئے لیز پہ دیئے گئے ہیں اور بہت Nominal lease پہ دیئے گئے ہیں، 17 ریسٹ ہاؤسز جو انہوں نے لیز پہ دیئے ہیں بہت Nominal پر دیئے گئے ہیں، اس میں مجھے دو لسٹیں دی گئی ہیں، ایک لسٹ میں، اگر یہ دیکھا جائے تین لاکھ، پانچ لاکھ، چار لاکھ اور پندرہ پندرہ سال کے لئے، تو یہ تو حکومت کے ساتھ اور اس صوبے کے ساتھ سراسر زیادتی ہے کہ اتنے Nominal rate میں اور پندرہ سال کی لیز کے لئے یہ ریسٹ ہاؤسز دینا اور پھر اس کے باوجود ٹورازم جو ہے تو اس کو ابھی تک چلا نہیں سکا، صرف سترہ (17) ریسٹ ہاؤسز کھلوائے ہیں ٹورازم نے جو لیز پہ دیئے گئے ہیں اور باقی ٹورازم کے پاس ہیں، تو اس کا مجھے جواب دیا جائے کہ اتنے سالوں سے ٹورازم نے اپنے پاس رکھے ہیں، نہ اس سے کوئی Income generate ہو رہی ہے، اپنے محکمے سے بھی واپس لے لئے ہیں تو اس کا پھر فائدہ کیا ہوا حکومت کو؟

Madam Deputy Speaker: Minister concerned, reply please.

جناب آفتاب عالم آفریدی(وزیر قانون): شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! بالکل ان کی طرف سے جو سوال اٹھایا گیا ہے، یہ صوبے میں تقریباً ریسٹ ہاؤسز جو محکمہ صحت کو Hand over کئے گئے تھے تقریباً 169، 59 ریسٹ ہاؤسز ان میں سے واپس کئے گئے تھے Out of، یہ رہ جاتے ہیں 110، 110 میں جو انہوں نے سوال اٹھایا صرف Seventeen کی Open auction, Open bidding ہوئی تھی، باقاعدہ اخبارات میں اشتہار دیئے گئے تھے ایڈورٹائزمنٹ کے ذریعے اور میڈم، اب یہ اگر Bidding کے لئے ہو سکتے ہیں، ان کے حالات تو اس ٹائم اس طرح خراب ہوں یا ریونیو کا کوئی ایشو ہو، گورنمنٹ کی تو یہی خواہش تھی کہ اس کو ہم مطلب Source out کر دیں تاکہ ہمارا Revenue generation زیادہ ہو، لیکن Unfortunately وہ کام Viable نہیں تھا، یہی وجہ ہے کہ میڈم، ابھی جو ہماری حکومت آئی ہے تو ہم نے اس میں کافی، اس میں Already cabinet decision بھی ہو چکا ہے، یہاں پہ تو ابھی میرے پاس چونکہ ڈاکیومنٹس بھی موجود نہیں ہیں لیکن Cabinet decision میں Already ایری گیشن کے ساتھ ریسٹ ہاؤسز اور اس کے ساتھ ساتھ فارسٹ کے Forty سے اوپر کے ریسٹ ہاؤسز اور کافی ریسٹ ہاؤسز تقریباً Almost یہ سب جو ہے وہ گورنمنٹ اپنے اپنے Mother departments کو واپس کرنے جا رہی ہے ٹورازم سے، تاکہ وہاں پہ اس کی بہتر طریقے سے Ownership اور دیکھ بھال کی جا سکے اور یہی بات ہے کہ چونکہ اس سے ریونیو بھی کم آ رہا تھا اور اس کے حالات بھی مطلب ٹھیک نہیں تھے، حالانکہ اس کا Open auction کیا گیا تھا میڈم، لیکن Unfortunately اس کی Bidding جو ہے وہ Not up to the mark گئی ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ابھی گورنمنٹ اس کو واپس لینے جا رہی ہے، اپنے Mother department کو Hand over کرنے جا رہی ہے تو میرے خیال میں یہ Question satisfactory ہے، ان شاء اللہ ہم ان سے Agree کرتے ہیں کہ گورنمنٹ نے ایک اچھی نیت سے اس کو Out source کرنے کے لئے ایک کاوش کی تھی لیکن بد قسمتی سے وہ کسی بھی وجہ سے وہ مطلب اس میں Response اچھا نہیں ملا جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب منسٹر صاحب خود ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ نے جو پالیسی بنائی تھی وہ ناکام رہی ہے اور ان کے پاس سب تفصیلات بھی نہیں ہیں، تو میری خواہش یہ ہے کہ اس کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے، اس پہ بحث ہونی چاہیئے کہ یہ اتنے سالوں سے گورنمنٹ کو جو خسارہ ہوا ہے اور یہ ابھی اپنے

Parent department کو جانا چاہیئے یا نہیں اور یہاں پہ مجھے تفصیل بھی نہیں دی گئی کہ 59 کونسے ڈیپارٹمنٹس ہیں جہاں جن کو واپس کر دیئے گئے ہیں؟ یہ تو تجربے والے بات ہے کہ ہم ایک Decision کرتے ہیں اور پھر واپس اس سے U-turn لیتے ہیں لیکن یہ U-turn اب صوبے کے لئے بہت خطرناک ہوتا ہے، جس میں صوبے کا خسارہ ہوتا ہے اور اگر دیکھا جائے کہ پچھلی حکومتوں میں اب یہ ڈیپارٹمنٹس جب وزٹ کے لئے جاتے ہیں تو ان کے پاس اپنے ریسٹ ہاؤسز نہیں ہوتے، تو ان کو وہ فائدہ جو پہلے مل رہا تھا، اس سے بھی گئے، گورنمنٹ کو بھی فائدہ نہیں ہوا، گورنمنٹ نے Income بھی Generate نہیں کیا، تو یہ غلط Decision جو ہوا ہے، اس کو یا تو واپس کرنا چاہیئے یا پھر اس کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے یا منسٹر صاحب ادھر ہی ایڈمٹ کر لیں کہ یہ تمام واپس اپنے Parent departments کو واپس چلے جائیں گے۔

Madam Deputy Speaker: Minister, please.

وزیر قانون: میڈم، بالکل میں ایڈمٹ کرتا ہوں، دیکھیں Improvement کی گنجائش ہوتی ہے، ہر جگہ ہوتی ہے اور گورنمنٹ میں بھی فرشتے تو نہیں ہیں، یہاں پہ Experiment کے ذریعے گورنمنٹ کی اچھی نیت تھی کہ اس کی وجہ سے ہمارا ریونیو بڑھے اور اس کے اوپر اکثر اوقات تنقید ہوا کرتی تھی کہ یہ سرکاری افسران اور سیاسی لوگ جو ہیں وہ جو Parent department کے ساتھ ریسٹ ہاؤسز ہیں یا اس طرح کی Facilities ہیں تو وہ اپنی عیاشیوں کے لئے اور اپنی Luxuries کے لئے استعمال کرتے ہیں، تو گورنمنٹ نے ایک اچھا Initiative لیا تھا، ایک اچھی نیت سے لیا تا کہ جس کے اوپر ہمارے لئے ایک ریونیو بھی Generate بھی ہو گا لیکن Unfortunately میں نے جس طرح کہا کہ اس کی Bidding، حالانکہ Open bidding اس کی ہوئی ہے لیکن وہ ریونیو ہم حاصل نہیں کر گئے اور جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے کہ اس سے خزانے کو نقصان پہنچا ہے تو میرے خیال میں خزانے کو پہلے بھی اس سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں تھا، حالانکہ یہ کاوش اس لئے کی تھی کہ خزانے کو فائدہ پہنچے لیکن وہ اس طریقے سے نہیں پہنچا، اسی لئے تو اس Initiative کو ہم Reverse کرنے جارہے ہیں۔ میں نے جس طرح آپ کو بتایا کہ کیبینٹ میں Already decisions ہو چکے ہیں، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بھی، فارسٹ کے حوالے سے بھی جتنے بھی ریسٹ ہاؤسز ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ اور بھی جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں Parent departments تو وہ واپس کرنے ہم ان شاءاللہ جارہے ہیں تو میرے خیال میں یہ

Answer جو ہے یہ Satisfactory ہے اور اس حوالے سے Already، گورنمنٹ Steps اٹھا چکی ہے، کیبینٹ میں Decision ہو چکا ہے۔ .Thank you so much, ji

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تو میرے خیال سے ریحانہ اسماعیل صاحبہ! آپ ایک بار پھر منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں، آرام سے ہو جائے جس طرح آفتاب عالم صاحب نے بتایا کہ Already اس پہ کام ہو رہے ہیں اور حکومت نے اس پر کام بھی سٹارٹ کیا ہے تو مہربانی کر کے آپ دونوں آپس میں بیٹھیں، جو بھی آپ کے گلے شکوے ہیں یا جو کچھ آگے پیچھے ہے، وہ آپ مل کر حل کر سکتے ہیں آپس میں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: تو جناب، ٹھیک ہے ہمارے Personal تو کوئی وہ نہیں ہوتا، ہم تو اس صوبے کے لئے سوچتے ہیں کہ یہ اتنا Nominal میرا تو ابھی یہ لسٹ دیکھ کر دل دکھ رہا ہے کہ تین تین چار چار لاکھ پہ پندرہ پندرہ سال کے لئے جو لیز دیا گیا ہے تو اس سے گورنمنٹ کو کیا فائدہ ملا ہوگا؟ تو یہ Reverse ہونا چاہیئے، اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ضرور واپس ہونے چاہیئے۔ تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب ارباب محمد وسیم خان صاحب، کوسچن نمبر 335، اچھا .Lapsed جناب احمد کنڈی صاحب، کوسچن نمبر 324۔

* 324 _ Mr. Ahmad Kundi: Will the Minister for Planning & Development state that:

(a). Is it true that the department enacted Laws / Acts from time to time related to the department / attached departments and subordinate bodies & authorities;

(b). Whether the latest copy of each enacted Acts are available on the official website of the department / subordinate department? If so, the details thereof, if not the reason thereof;

(c). Is it the fact that the department or its subordinate departments who were required to frame the rules under the enacted Acts, despite the passage of years they have not been framed such rules? If so, the reasons thereof;

(d). What steps are being taken to make Laws in line with the above Acts at the earliest?

Mr. Ali Amin Khan (Chief Minister) (Replied by Minister for Law): (a). Yes. The Public Private Partnership Section of Planning & Development department headed by Chief PPP, got approval of the following Acts & Rules:

(i). Public Private Partnership Act, 2020, (superseding the PPP Act, 2014).

(ii). Constitution & Functions Rules, 2021.
(iii). Selection of Private Partner Rules, 2021.
(iv). Project Development Facility (PDF) Guidelines, 2022.
(v). Viability Gap Fund (VGF) Rules, 2022.
(b). Yes, the Public Private Partnership Act, 2020 is available on the official website. Moreover, the PPP section of P&D department is in the process of developing its own website, where all PPP related guidelines and other related resources will be uploaded.
(c). The P&D department and its subordinate sections / units do not have any pending Rules / Acts.
However, it is noteworthy that all milestones outlined in the PPP Act, 2020, as mentioned above, have been successfully achieved.
(d). As required by PPP Act, 2020, the PPP section of P&D department has developed and finalized all the Rules and Guidelines governing the Public Private Partnership which are as follows:
1. Constitution & function Rules, 2021.
2. Selection of Private Partner Rules, 2021.
3. Project Development Facility (PDF) Guidelines 2022.
4. Viability Gap Fund (VGF) Rules, 2022.

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ میڈم۔ It is true that, is it true that the department enacted Laws، یہ پی اینڈ ڈی سے متعلق سوال ہے Will the Minister for Planning and Development state that: گزارش اس میں میری یہ تھی کہ اس کے نیچے پی اینڈ ڈی میں اکثر ہمارے یہاں پہ Acts بن جاتے ہیں تو اس کے نیچے Rules بنتے ہیں یا نہیں بنتے؟ صرف میری یہ گزارش ہے۔ ابھی بھی صرف آفتاب صاحب اگر غالباً یہی Answer دیں گے، اگر یہ Assure کرا لیں کیونکہ ہمارے جو ڈیویلپمنٹ کام کا جو طریقہ کار ہے، اس کے لئے پی اینڈ ڈی کے کیا Rules ہیں اور اس کے نیچے، کیونکہ Act تو پاس ہو چکا ہے، صرف یہ بتائیں، اس کے نیچے انہوں نے کوئی Guideline بنائی ہوئی ہے اور اس کے اوپر Implementation ہے یا نہیں ہے؟ کیونکہ وہ مجھے اس پہ نظر نہیں آ رہی، صرف اتنا مجھے آپ کر دیں جو آپ کے پاس موجود ہے، اگر ہے بھی سہی تو وہ مجھے یہاں Provide کریں کیونکہ اس میں وہ چیز نہیں ہے، Guidelines of the Planning and Development regarding the developmental work وہ اگر آپ Assure کروا دیں تو پھر اس سے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم، کنڈی صاحب کا جو سوال تھا Planning and Development میں ایک Act ہمارے پاس موجود ہے 2020 کا، اور اس کی Light میں Rules بنائے گئے ہیں، Constitution and Functional Rules 2024 اور اس کے ساتھ ساتھ Selection of Private Partner Rules, 2021 اور اس کے ساتھ ساتھ Guidelines کا انہوں نے بتایا ہے تو یہ چار نمبر پہ جو ہے، آپ کے پہلے کوئسچن کے پہلے جز کا جو پارٹ ہے، اس کے چار نمبر پہ آپ دیکھ لیں تو یہ Project Development Feasibility جو ہے، یہ Guidelines ہیں اصل میں 2022، یہ تو Already P&D کی جو Website ہے وہ Official website، اس پہ بھی موجود ہوں گے اور ہیں بھی، اور KP code میں بھی ہے، جو ہمارے لاء ڈیپارٹمنٹ کا ہے، نہ ہو تو میں آپ کو Hard copy provide کر دوں گا جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کنڈی صاحب۔

وزیر قانون: تھینک یو جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 348، جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: 339 یا 325؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہاں پر تو 337 لکھا ہے۔

جناب احمد کنڈی: 325 ہو گا۔

Madam Deputy Speaker: 325. Okay, 325.

* 325 _ Mr. Ahmad Kundi: Will the Minister for Home state that:

(a). Is it true that the department enacted laws / Acts from time to time related to the department / attached departments and subordinate bodies & authorities;

(b). Whether the latest copy of each of the enacted Acts is available on the official website of the department / subordinate department? If so, the details thereof, if not, the reasons thereof;

(c). Is it the fact that the department or its subordinate departments who were required to frame the rules under the enacted Acts. Despite the passage of years they have not been framed such rules? If so, the reasons thereof;

(d). What steps are being taken to make Laws in line with the above Acts at an earliest?

<u>Mr. Ali Amin Khan (Chief Minister) (Replied by Minister for Law):</u> (a) Yes.

(b). Yes, copies of the enacted Acts are available on the website (https://hd.kp.gov.pk/page _ type/rules) of the Home and Tribal Affairs department and details at Flag (F/A).

(c). No, all rules have been framed under the relevant laws. However, rules under Witness Protection Act and Sentencing Act are under process with Law department for vetting. Rules will be notified after the approval from the government.

(d). Every law is enacted in accordance with the mandate of the Constitution after consideration by the all relevant functionaries of the government as per procedure laid down in Rules of Business.

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ میم! یہ میرا سوال ہوم ڈیپارٹمنٹ سے تھا، جس میں یہی سوال ہے، جس کے نیچے ہم Act تو بنا دیتے ہیں Rules نہیں ہیں تو میرے خیال میں میری تو اتنی Understanding نہیں ہے، آفتاب صاحب اس پہ Clear کریں، یہ Prison کے حوالے سے ہم جب بھی ڈیٹا چاہتے ہیں تو وہ ہمیں نہیں ملتا، تو Prison کے حوالے سے آیا کوئی ویب سائٹ پہ موجود ہے کہ کتنی جیلیں ہیں ہمارے پاس؟ کتنے قیدی ہیں ہمارے پاس؟ کیونکہ ابھی نئی ریفارمز ہونے جا رہی ہیں Prison کے حوالے سے، Either it is under the Home department or it is acting independently? شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی آفتاب عالم صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: جی میڈم! کنڈی صاحب کا جو سوال ہے، جو Rules یا Relevant laws ہیں Prison کے حوالے سے، چونکہ Prison fall کرتا ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے Under، کیونکہ اس کے کوئسچن میں ایک Clarity نہیں تھی تو اس حوالے سے ان کو تو سارے جو Acts ہیں اور Rules ہیں، وہ Provide کئے گئے ہیں، آپ نے میرے خیال میں اچھا، ٹھیک ہے سر، آپ کو Provide کر دیئے جائیں گے، جتنے بھی؟

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you, Kundi, Sahib. Question No. 337, janab Ahmad Kundi Sahib.

* 337 _ <u>Mr. Ahmad Kundi</u>: Will the Minister for Health state that:

(a). Is it true that the department enacted Laws / Acts from time to time related to the department / attached departments and subordinate bodies & authorities;
(b). Whether the latest copies of each of the enacted Acts are available on the official website of the department / subordinate departments? If so, the details thereof; if not, the reasons thereof;
(c). Is it the fact that the department or its subordinate departments who were required to frame the rules under the enacted Acts, despite the passage of years, they have not framed such rules? If so, the reasons thereof;
(d). What steps are being taken to make law in line with the above Acts at an earliest?

<u>Mr. Ihtisham Ali (Advisor for Health) (Replied by Minister for Law):</u> (a). Yes, it is true that the department enacted Laws / Acts from time to time related to the department / attached departments and subordinate bodies & authorities.
(b). Yes, all Acts, Rules and Regulations of Health department are available on the department website in download section https://www.health kp.gov.pk/.
(c). There are 25 health-related Acts, which have been published in the official gazette. Updated rules and regulations. 18 Acts have been framed and published in the official gazette. For the remaining rules / regulations of 07 Acts, all the concerned stake holders have been directed to finalize the same on urgent basis.
(d). The Health department has taken the following actions:
1. Legal review and update.
2. Rules drafting and finalization.
3. Stakeholders consultation.
4. Steps for implementation.

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جی میم، یہ 337 بھی اسی حوالے سے ہے اور I am satisfied، ہیلتھ منسٹر صاحب غالباً آئے تو نہیں ہیں، اصولاً تو یہ ہونا چاہیئے کہ ان کا سوال جو ہے ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں کیونکہ کم از کم یہ ان کے اوپر ہو، کیونکہ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ ان کی بے توقیری ہو لیکن ہم چاہتے ہیں، اس ہاؤس کی Grace کو آپ کی موجودگی میں، جس طرح آپ Chair پہ بیٹھی ہیں تو اس کی Grace کو ہم بڑھائیں، ہم اپنی Contribution دیں، تو میرے خیال میں اس سوال کو آفتاب صاحب کی Permission سے، اگر یہ Permit کرتے ہیں تو بھجوادیں، اگر یہ Permit نہیں کرتے صرف اس سزا پہ Otherwise, I

am satisfied from the answer لیکن اس سزا پہ تاکہ آئندہ کوئی منسٹر، کیونکہ دیکھیں ایک ہی یہی سوالات ہوتے ہیں جس کے ذریعے ہم منسٹر کو یہ Oversight کر سکتے ہیں، اگر وہ اتنی عدم دلچسپی ہوگی۔ ہاؤس کا ڈیکورم اور ہاؤس کی Grace اور ہاؤس کی کوالٹی Deteriorate ہوگی اور Decline کی طرف جائے گی تو میری تو دست بستہ گزارش ہوگی، اس کو جانے دیں سٹینڈنگ کمیٹی کو، شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی آفتاب عالم صاحب، آپ کیا کہیں گے کنڈی صاحب کے اس سوال پر، میرے خیال سے آج کے لئے یہ چھوڑ دیں، کوئی بات نہیں، Next time ہم۔۔۔۔۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جی میڈم، کام ہو سکتے ہیں، Official ہو سکتا ہے، کوئی Commitment ہو، حالانکہ اگر منسٹر صاحب یہاں پہ ان کا ارادہ نہ ہوتا تو مجھے یا کسی اور کیبنٹ ممبر کو یہ ذمہ داری سونپ دیتے لیکن میرے خیال میں ان کا ارادہ تھا، لیکن کسی Commitment کی وجہ سے ہو سکتا ہے لیٹ ہوئے ہوں اور کنڈی صاحب نے Already کہہ دیا کہ میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

محترمہ میڈم سپیکر: کنڈی صاب کا دل بڑا ہے، کچھ نہیں ہوگا، یہ بڑا دل رکھتے ہیں۔

(قہقہہ)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، کوئسچن نمبر 318، جناب احمد کنڈی صاحب۔

* 318 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چیف سیکرٹری کی تعیناتی خیبر پختونخوا میں 1949 کے ایک معاہدے کے تحت ہوتی ہے;

(ب) اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبے میں وفاقی ملازمین کی تعیناتی کس قاعدہ اور قانون کے تحت کی جاتی ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے میں تعینات شدہ وفاقی ملازمین کا محاسبہ اور مواخذہ صوبے کا وزیر اعلیٰ نہیں کر سکتا ہے تو اس کی وجوہات بتائی جائیں;

(د) آئین کے حوالے سے صوبے میں چیف سیکرٹری کی تعیناتی وزیر اعلیٰ کا اختیار ہے یا وزیر اعظم کا؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ)(جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) چیف سیکرٹری کی تقرری کا موجودہ طریقہ کار وفاق اور صوبے کے درمیان ہونے والے معاہدے کے تحت بننے والے سول سروس

آف پاکستان (کمپوزیشن اینڈ کیڈر) رولز، 1954 اور 19 ستمبر 1993 کو وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے مابین ہونے والے اجلاس میں طے پایا تھا، مزید برآں یہ کہ 1949 کا کوئی معاہدہ موجود نہیں ہے۔

(ب) سول سروس آف پاکستان (کمپوزیشن اینڈ کیڈر) رولز، 1954 اور 19 ستمبر 1993 کو ہونے والے وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے مابین کئے گئے فیصلے کے مطابق وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کے ساتھ مشاورت سے کرتی ہے، مزید یہ کہ صوبے میں وفاقی ملازمین کی تعیناتی پی ایم ایس رولز شیڈول 111 کے مطابق ایک طے شدہ تناسب سے ہوتی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ج) وفاقی افسران کا محاسبہ اور مواخذہ Efficiency & Discipline Rules, 2020 کے نیچے ہوتا ہے، صوبائی حکومت صوبے میں تعینات ملازمین کے خلاف انکوئری کر کے چارج شیٹ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کو بھیجتی ہے اور تادیبی کارروائی کرنے کی سفارش کرتی ہے، اسٹیبلشمنٹ ڈویژن صوبائی حکومت کی سفارشات کو بنیاد بناکر آفیسر کے خلاف تادیبی کارروائی کرتا ہے۔

(د) چیف سیکرٹری کی تقرری کا موجودہ طریقہ کار 1954 کے وفاق اور صوبے کے درمیان ہونے والے معاہدے کے تحت بننے والے سول سروس آف پاکستان (کمپوزیشن اینڈ کیڈر) رولز، 1954 اور 19 ستمبر 1993 کو وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے مابین ہونے والے اجلاس میں طے پایا تھا جس میں تمام وزرائے اعلیٰ اور گورنر نے شرکت کی تھی۔ اس اجلاس میں متفقہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ کسی صوبائی حکومت کے چیف سیکرٹری کی تقرری وفاقی حکومت متعلقہ صوبائی حکومت کی مشاورت سے کرے گی اور یہ تقرری All Pakistan Unified Grade (APUG) کے افسران میں سے ہوگی، بشرطیکہ اس مشاورتی عمل میں صوبائی حکومت نے APUG افسران میں سے کسی ایک ترجیح افسر کا نام یا ایسے افسران کے ناموں کی ایک فہرست کی اطلاع ترجیحاً یا تحریری طور پر وفاق کو دی ہو۔ اگر پندرہ دن کے اندر صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آتا تو اسے متعلقہ صوبائی حکومت کی منظوری تصور کی جائے گی اور وفاقی حکومت نامزد افسر یا مہیا کی گئی افسران کی فہرست میں سے کسی ایک افسر کی تقرری عمل میں لائے گی۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

مزید یہ کہ انتہائی ضرورت کے پیش نظر وفاقی حکومت سے مشاورت اور اپنی تجویز کی بروقت رسائی کے لئے ٹیلی فون اور فیکس جیسی سہولیات کا استعمال بھی کر سکتی ہے اور اگر ایک ہفتہ کے اندر متعلقہ

صوبائی حکومت سے کوئی جواب موصول نہ ہو تو وفاقی حکومت اس سلسلہ میں مناسب احکامات جاری کرے گی اور ایسے امور کی تحریری تصدیق متعلقہ حکومت کو ارسال کی جائے گی۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

مزید برآں سول سروس آف پاکستان (کمپوزیشن اینڈ کیڈر) قواعد 1854 کے قاعدہ نمبر 15 (iv) کے مطابق صرف وزیر اعظم یا وزیر اعظم کا نامزد مجاز نمائندہ کسی PAS افسر کی ایک صوبے کے چیف سیکرٹری کے طور پر تقرری کرے گا اور اسکی مشاورت وزیر اعلیٰ یا اس کے کسی مجاز نمائندے سے ہو گی جبکہ وزیر اعلیٰ یا اس کے مجاز نمائندہ کی سفارشات پر مناسب غور بھی کیا جائے گا۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

جناب احمد کنڈی: تھینک یو میڈم۔ یہ بڑا اہم سوال ہے اور اس میں تو میری گزارش آفتاب صاحب سے ہو گی، بلکہ انہی کے درد کو جو ہے ناں ہم آگے بڑھا رہے ہیں، یہ اس میں سوال یہ کہ آیا یہ درست ہے کہ چیف سیکرٹری کی تعیناتی خیبر پختونخوا میں 1949 کے معاہدے کے تحت ہوتی ہے اور اٹھارہویں ترمیم کے بعد وفاقی ملازمین کی تعیناتی کس قاعدے اور قانون کے تحت کی جاتی ہے؟ آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں تعینات وفاقی ملازمین کا محاسبہ صوبے کا وزیر اعلیٰ نہیں کر سکتا تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟ یہ تمام سوالات میم! یہ میں ان سے گزارش کروں گا، اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں جانے دیں اور اس کے اوپر ایک سیر حاصل گفتگو ہو۔ آج وزیر اعلیٰ صاحب کو ہم اکثر دیکھتے ہیں، کیونکہ وہ ہمارے Leader of the House ہیں، وہ اکثر کہتے ہیں فیڈرل کے جو نمائندے ہیں، اس کے اوپر میں کچھ نہیں کر سکتا، وہ اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہیں، کیوں نہ اس کے اوپر ایک ڈیبیٹ ہو سٹینڈنگ کمیٹی میں، اور ہم اپنے وزیر اعلیٰ کو مضبوط کریں، اس کو Strengthen کریں اور اس میں جو بھی Flaws ہیں، ان کو دور کیا جائے اور اس کے اوپر، کیونکہ اس فورم کے اوپر ہم ٹائم Waste نہیں کرنا چاہتے اس ہاؤس کا، کیونکہ بڑا قیمتی ٹائم ہے، میرے خیال میں آفتاب صاحب میرے ساتھ Agree کریں گے، اس کو جانے دیں، وہاں پہ ہم سیر حاصل ڈیبیٹ کریں گے، یہ کسی کی ذات کے متعلق نہیں ہے، یہ ایک چیف منسٹر کو مضبوط کرنے کے لئے اس صوبے کے مفاد میں ہے تاکہ وہ کل کو کوئی بھی وفاقی ملازمین یہاں پہ آئیں تو وہ کم از کم لوگوں کے مینڈیٹ کا احترام کریں اور اس کے نیچے کام کریں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آفتاب عالم صاحب۔

وزیر قانون: جی میڈم، میں بالکل Agree کرتا ہوں اور، چونکہ یہ بڑا Technical اور Complicated اور Important Question ہے تو ہم بھی چاہیں گے کہ اس کو کمیٹی Refer کیا جائے تاکہ اس پہ سیر حاصل گفتگو اور Deliberation کی جائے۔ تھینک یو جی۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 318, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 338, Janab Ahmad Kundi Sahib.

* 338 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر ثقافت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے کسی بھی علاقے میں مختلف ثقافتی اور دیگر علاقائی پروگراموں کے لئے متعلقہ ڈپٹی کمشنر منظوری دیتا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے مطابق کوئی فنکشن یا ثقافتی میلہ سیکیورٹی اور دیگر انتظامی امور حکومتی ذمہ داری میں شامل ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس پورے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب زاہد چن زیب (مشیر ثقافت وسیاحت): (الف) جی، یہ درست ہے کہ صوبے میں مختلف ثقافتی اور علاقائی پروگراموں کے انعقاد کے لئے متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے منظوری درکار ہوتی ہے جس کا خیبر پختونخوا سول ایڈمنسٹریشن ایکٹ 2020 کے سیکشن 14 میں باقاعدہ ذکر ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ کسی بھی فنکشن یا ثقافتی میلہ کی سیکیورٹی اور دیگر انتظامی امور حکومتی ذمہ داری میں شامل ہیں اور اس کے لئے محکمہ تمام منسلک اداروں کو کسی بھی ثقافتی میلے یا پروگرام کے انعقاد سے قبل باقاعدہ طور پر اجازت نامہ حاصل کرنے سمیت سیکیورٹی اداروں کو بھی مطلع کرتا ہے۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ میم۔ وزیر ثقافت، کلچرل منسٹر سے یہ سوال ہے کہ کسی بھی علاقے میں ثقافتی اور علاقائی پروگرام کے لئے متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے منظوری لی جاتی ہے اور اگر یہ درست ہے تو اس کی وجوہات؟ میڈم سپیکر! سوال کرنے کا مقصد یہ ہے، ہم علاقے میں لوکل لیول پہ ثقافتی پروگرام روزانہ کی بنیادوں پہ ہوتے ہیں لیکن وہاں پہ گورنمنٹ کا جو طریقہ کار ہے، ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست جاتی ہے، پھر وہ ڈی

پی او کو بھیجتا ہے، ڈی پی او نیچے جا کر بھیجتا ہے، بہت لمبا چوڑا ہے، وہ ثقافتی پروگرام گزر جاتا ہے اور اس کی این او سی نہیں مل رہی ہوتی، تو میری اس میں گزارش آفتاب صاحب سے یہ ہے، اگر یہ بھیجنا چاہتے ہیں سٹینڈنگ کمیٹی کو تاکہ ہم کہتے ہیں۔ اس پہ ہم Shortest route بنائیں، Security is the main concern, no doubt، لیکن اس پہ ایک Shortest route بنائیں تاکہ لوگ جو Applicants آئیں تو ان کو فوراً ریلیف مل سکے، یا "ہاں" یا "ناں" میں اکثر جواب نہیں آ رہا ہوتا اور پورے مہینے کے مہینے گزر جاتے ہیں اور اگر یہ کوئی Assure کراتے ہیں، جو بھی ہم کوئی پالیسی بنا رہے ہیں، پھر بھی میں Satisfied ہوں لیکن بہتر یہ ہوگا، کمیٹی کو بھیج دیں، وہاں پہ ڈیبیٹ ہو جائے اس کے اوپر تا کہ طریقہ کار کا تعین ہو جائے۔ اکثر ہم میلے کرتے ہیں، ثقافتی پروگرام کرتے ہیں، ڈی سی کے پاس جاتے ہیں، مہینہ تو اس نے Hold کیا ہوتا ہے، کیوں وہ پراسیس اتنا لمبا ہے جس سے وہ Applicant بیچارہ مایوس ہو جاتا ہے تو میرے خیال میں اس کو آپ دیکھ لیں، جس طرح آپ کو مناسب لگے۔ شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون)</u>: جی میڈم، اس حوالے سے بھی، چونکہ یہ خیبر پختونخوا سول ایڈمنسٹریشن ایکٹ، 2020 کے سیکشن 14 کے اوپر این او سی جاری کرتا ہے ڈپٹی کمشنر، ان کی بات ٹھیک ہے کہ کبھی کبھار یہ معاملات کو یا Formalities میں ڈال لیتے ہیں یا Linger on کر لیتے ہیں، جہاں پہ جو مطلوبہ مقصد کے لئے ثقافتی میلہ ہونا ہوتا ہے وہ Lapse ہو جاتا ہے یا گزر جاتا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ بالکل اگر اس کو آپ Refer کرتے ہیں تو اعتراض نہیں ہے جی۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that Question No. 338, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. Janab Muhammad Rashad Khan Sahib, Question No. 365, Muhammad Rashad Khan Sahib, lapsed. Question No. 412, Janab Muhammad Rashad Khan Sahib, lapsed. Question No. 423, Janab Gul Ibrahim Khan Sahib, Question No. 324, Janab Gul Ibrahim Khan Sahib, lapsed. Arbab Muhammad Waseem Khan Sahib, Question No. 335, lapsed.

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

264 _ جناب محمد ریاض: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ صحت نے ضلع کرم میں گزشتہ دوسالوں کے دوران مختلف کوٹہ پر بھرتیاں کی ہیں;

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہوتو مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع کرم میں جن جن آسامیوں پر جس کوٹہ کے تحت بھرتیاں کی گئی ہیں،ان بھرتی شدہ افراد کی میرٹ لسٹ اور تعیناتی کے احکامات سمیت مکمل تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب احتشام علی (مشیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ گزشتہ دوسالوں کے دوران ضلع کرم میں متوفی کوٹہ کے تحت چار آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں،(مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

335 _ ارباب محمد وسیم خان: کیاوزیر داخلہ و قبائلی اموراز راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیایہ درست ہے کہ خیبر پختونخواپولیس ایکٹ 2017 کی سیکشن (1) اور (2) 48 کے تحت پبلک سیفٹی کمیشن کے ممبران میں چار کا تعلق صوبائی اسمبلی کے نمائندگان سے ہوتاہے;

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبائی اسمبلی کے ممبران کے نام بمعہ نوٹیفیکیشن فراہم کئے جائیں;

(ii) صوبہ میں پلک سیفٹی کمشنر موجود ہے توریجنل کمپلینٹ اتھارٹی کا کیا کام ہے، تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب علی امین خان(وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں،درست ہے۔

(ب) عدالت میں کیس کے زیر سماعت ہونے اور 7 جون 2023 کو عدالت ہذا کے فیصلے کی وجہ سے صوبائی اسمبلی کے ممبران کے ناموں کا اعلامیہ جاری نہیں ہو سکا، صوبائی حکومت خیبر پختونخوا، خیبر پختونخواپولیس ایکٹ 2017 میں ترامیم کے لئے کام کر رہی ہے اسلئے جیسے ہی ترامیم کا عمل مکمل ہوتا ہے، حکومت مذکورہ بالاممبران کااعلامیہ جاری کردے گی۔(تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

(i) مذکورہ بالا جواب تصور ہو۔

(ii) خیبر پختونخوا پولیس ایکٹ 2017 کے سیکشن 49 اور 52 میں پبلک سیفٹی کمیشن سیکشن کے فنکشنز اور سیکشن 79 پر ریجنل پولیس کمپلینٹ اتھارٹی ملاحظہ ہوں۔

365 _ جناب محمد رشاد خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں ملیریا کے کیسز میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے کے جن علاقوں یا ضلعوں میں ملیریا کی شرح زیادہ ہے، وہاں پر ملیریا کی روک تھام اور ضروری اقدامات کئے گئے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں 24-2023 کے دوران API کی شرح صوبے کے دوسرے ضلعوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ رہی؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع شانگلہ جو کہ سب سے متاثر ہونے کے باوجود وہاں پر ملیریا کی روک تھام کے لئے کیوں کوئی خصوصی پراجیکٹ یا پروگرام شروع نہیں کیا گیا؟ جبکہ اس کے برعکس جن ضلعوں میں انتہائی کم کیسز رپورٹ ہوئے ہیں، ان اضلاع جن میں خصوصی طور پر ضلع دیر شامل ہے، وہاں پر غیر ضروری پراجیکٹس شروع کئے گئے ہیں اور متاثر اضلاع خاص کر شانگلہ میں ایسا کوئی پروگرام یا پروجیکٹ جو ملیریا کو کنٹرول کر سکے شروع نہیں کیا گیا؛

(ii) ہر ضلع کی شرح API کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) حکومت بروقت ہنگامی بنیادوں پر ضروری اقدامات اور ملیریا کنٹرول پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب احتشام علی (مشیر صحت): (الف) جی نہیں، پچھلے سال کے مقابلے میں موجودہ سال میں ملیریا کے کیسز میں کوئی بڑا اضافہ نہیں ہوا ہے، مجموعی طور پر صوبے میں ملیریا کے 92871 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں جہاں 2023 کے مقابلے میں سات فیصد کی اوسط کمی واقع ہوئی ہے، پچھلے سال ملیریا کے کیسز کی تعداد 100,840 تھی۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ان تمام اضلاع اور خطوں میں جہاں ملیریا کے کیسز میں اضافہ ہوا ہے، وہاں ملیریا کی روک تھام اور کنٹرول کو یقینی بنانے کے لئے انٹیگریٹڈ ویکٹر کنٹرول / ملیریا کنٹرول پروگرام بنایا ہے جس میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اینٹی ملیریا اشیاء فراہم کی ہیں جن کی تفصیل منسلک ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں ملیریا کا تناسب دیگر اضلاع کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

(د) (i) شانگلہ کے تمام ضلعوں میں سے IVC/MCP-KP کی طرف سے دیئے گئے فنڈ کی مالی مدد سے تعاون حاصل ہے جہاں انڈس ہسپتال اینڈ ہیلتھ نیٹ ورک (IHHN) اور چالیس نجی صحت مراکز میں صحت عامہ کی تمام سہولیات اور علاج کی خدمات فری فراہم کر رہے ہیں۔

مزید برآں ملیریا کے کیسز کی بڑی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے IVC/MCP-KP ٹیم نے متاثرہ علاقے کا دورہ کیا، ڈبلیو ایچ او کے پروٹوکول کے مطابق وباء کی تصدیق کے بعد دوبارہ IVC/MCP-KP ٹیم نے ٹی ایچ کیو پورن کے علاقے میں وباء کی روک تھام کے لئے علاقے کا دورہ کیا، متاثرہ علاقوں میں پانچ سپرے ٹیمیں بھیجی گئیں جنہوں نے آٹھ دنوں میں تمام گھروں میں سپرے کیا۔

شانگلہ کے مختلف علاقوں میں ملیریا کی وباء سے نمٹنے کے لئے 2000 مچھردانی، 8000 ملیریا کی تشخیصی کٹس اور بیس لیٹر فینیڈونا IRS کے لئے IVP-MCP-KP کی طرف سے ضلع شانگلہ کے حوالے کئے جائیں گے۔

ان تمام کوششوں کے علاوہ IVP-MCP-KP نے ضلع شانگلہ کے ہائی ملیریا کیسز کو ڈبلیو ایچ او کے ساتھ ایک خط کے ذریعے IRS کیڑے مار ادویات، RDT کیٹس، سپرے پمپس، PPEs وغیرہ کی مد میں اضافی تعاون کا کہا گیا ہے جسے ڈبلیو ایچ او شانگلہ کے حوالے کیا جائے گا۔ غیر ضروری پراجیکٹ (Campaign Distribution Mass LLINs) کو لوئر دیر میں شروع کیا گیا جس کا انتخاب گزشتہ پانچ سال کی اوسط API کی بنیاد پر کیا گیا ہے، یہ انتخاب مہم کے شروع ہونے سے دو سال پہلے کیا جاتا ہے API کی بنیاد پر، ضلع دیر لوئر اور ضلع بونیر کو عوامی مہم 2024 کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

(ii) ہر ضلع کی شرح API کی تفصیل لف ہے۔(ایوان میں فراہم کی گئی)۔

(iii) جی ہاں، ICV/MCP-KP نے دی انڈس ہسپتال اینڈ ہیلتھ نیٹ ورک (IHHN) اور فرنٹیئر پرائمری ہیلتھ کیئر (FPHC) کی مدد سے پہلے ہی تمام اضلاع میں ملیریا اور دیگر ویکٹر سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے خلاف مہم شروع کر دی ہے جن کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ملیریا کی نگرانی (ڈیٹا ریکارڈنگ اور رپورٹنگ)۔

2۔ تمام آبادی کے لئے مفت تشخیصی خدمات۔

3۔ تمام مثبت مریضوں کو مفت علاج کی خدمات۔

4۔ حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں کو بیڈ نیٹ۔

5۔ صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والوں کی صلاحیت کی تعمیر۔

6۔ الرٹ انوسٹی گیشن اینڈ بریک ریسپانس یعنی اندرونی بقایا سپرے۔

7۔ کمیونٹی بیداری اور تعلیم۔

8۔ بڑے پیمانے پر اسکریننگ کیمپ۔

412 _ جناب محمد رشاد خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2012-13 میں آئی ایچ پراجیکٹ میں ٹیکنیشنز بھرتی ہوئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 2016 اسمبلی ایکٹ کے تحت مذکورہ ٹیکنیشنز کو مستقل کر کے BPS-6 سکیل دیا گیا تھا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے بعد بھرتی شدہ ٹیکنیشنز کو سکیل 12 میں بھرتی کئے گئے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ایک جیسے ڈپلومہ رکھنے والے ٹیکنیشنز کی بنیادی سکیل میں فرق کس بنیاد پر ہے؛

(ii) آیا حکومت سکیل 6 کے ٹیکنیشنز کو بھی سکیل 12 دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کریں؛

گاوی ایکٹ کے تحت مذکورہ ٹیکنیشنز کو اپنی تعلیمی قابلیت دکھانے پر BPS-12 دینے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ دو سالہ ڈپلومہ ہے؟

جناب احتشام علی (مشیر صحت): (الف) مذکورہ ملازمین 2012-13 میں گاوی پراجیکٹ میں بھرتی ہوئے تھے جبکہ آئی ایچ ملازمین 2017-18 میں بھرتی ہوئے تھے۔

(ب) 2016 میں گاوی پراجیکٹ مین بھرتی شدہ ملازمین کو ایکٹ کے تحت بنیادی سکیل یعنی BPS-6 میں مستقل کیا گیا تھا۔

(ج) جی ہاں۔

(د) کچھ ملازمین ایکٹ کے تحت مستقل ہوئے تھے، جن کا بنیادی سکیل BPS-06 میں مستقل کر دیا گیا تھا۔

423 _ جناب گل ابراہیم خان: کیا وزیر محکمہ سیاحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے ٹورازم ڈیپارٹمنٹ قائم ہونے کے بعد دیر بالا اور دیر پائین مین کتنی رقم خرچ کی ہے، اس کی پوری تفصیلات فراہم کی جائیں؛

(ب) ضلع دیر بالا اور دیر پائین میں ایشیاء کی خوبصورت ترین مقامات کمراٹ، جاز بانڈہ، سیر گئ جھیل، سمت شاہی، باڈ گوئی ٹاپ، کسٹورہ جھیل، بن شاہی، شندور جھیل شکلئی ٹاپ، سکائی لینڈ، کاروٹاپ شاہی ٹاپ، لڑم ٹاپ، زخنہ، لوری ٹاپ، جیسے سیاحتی مقامات پر ابھی تک ٹورازم ڈیپارٹمنٹ نے ان جگہوں کو کتنا فنڈ مہیا کیا ہے اور اس میں کتنی رقم خرچ ہوئی، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب زاہد چن زیب (مشیر ثقافت، سیاحت، ٹورازم): (الف) حکومت خیبر پختونخوا نے سال 2020 میں علاقے میں سیاحت کی ترقی اور فروغ کے لئے کمراٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا، اب تک حکومت نے SPKDA کو اتھارٹی کے روزمرہ کے امور چلانے کے لئے 100 ملین روپے فراہم کئے ہیں، (اس کی تفصیل اور اس کے آج تک کے اخراجات ایوان میں فراہم کئے گئے ہیں)۔ اس کے علاوہ حکومت خیبر پختونخوا نے KITE پروجیکٹ کے تعاون سے SPKDA کو مشینری فراہم کی ہے جس میں ایکسیویٹر، ڈوزر اور ٹریکٹر وغیرہ شامل ہیں جو SPKDA کے دائرہ اختیار میں مین دیر کمراٹ روڈ کی مرمت اور بحالی کے لئے استعمال کئے جارہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مقامی کمیونٹی کے تعاون سے علاقے میں نئے سیاحتی مقامات کے لئے کچی سڑکیں تعمیر کر رہی ہیں۔

(ب) اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مقامات سیاحت کے لحاظ سے سب سے زیادہ دیکھے جانے والے مقامات ہیں تاہم ابھی تک صوبائی حکومت کی جانب سے Special purpose کمراٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو اس حوالے سے کوئی فنڈ فراہم نہیں کیا گیا۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب مشتاق غنی صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب رجب علی خان عباسی صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ریاض خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب سجاد اللہ صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب سجاد اللہ صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، ملک طارق اعوان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب فضل شکور خان صاحب منسٹر، آج کے لئے، جناب منیر حسین صاحب ایم پی اے، ارباب محمد وسیم خان صاحب ایم پی اے، جناب ارشد ایوب خان صاحب منسٹر، جناب شاہ ابوتراب خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The leave is granted.

تحریک التواء

Madam Deputy Speaker: Item No. 6. Adjournment Motions: Ms. Rehana Ismail, MPA and Mr. Ijaz Ahmad, MPA, to please move their joint adjournment motion of No. 8, in the House. Ms. Rehana Ismail and Mr. Ijaz Ahmad, please.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، معمول کی کارروائی روک کر ایک انتہائی اہم اور فوری حل طلب مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ ملک کے طول و عرض سے ایئر کنڈیشنر بلاسٹس کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں اور اب ہمارے صوبے میں بھی اس نوعیت کے حادثے رپورٹ ہونا شروع ہو گئے ہیں اور کل ایک واقعہ ڈیرہ اسماعیل خان میں پیش آیا ہے جس میں دو خواتین جھلس کر فوت ہوئیں اور متعدد افراد زخمی ہیں۔ شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ کچھ کمپنیوں کے ایئر کنڈیشنرز میں ایک خاص قسم کی گیس استعمال ہو رہی ہے جس سے صوبے کے عوام کی جان و مال شدید خطرے میں ہے۔ جناب، میں نے یہ ایڈجرنمنٹ موشن 13 اگست کو Submit کرائی تھی، اس ٹائم یہ واقعات بہت زیادہ تواتر سے ہو رہے تھے اور ایئر کنڈیشنر نہ صرف گرمیوں میں استعمال ہوتا ہے بلکہ سردیوں میں بھی اس کا استعمال بہت ہے، تو اس پہ یہ بہت ضروری ہے کہ بحث کی اجازت دی جائے، اس کو Admit کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالکریم خان صاحب۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت، کامرس، فنی تعلیم): شکریہ میڈم۔ میڈم! میں ایک دو چیزیں Clear کرنا چاہتا ہوں۔ محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ اور جناب اعجاز محمد خان صاحب نے یہ جو ایشو ایوان میں پیش کیا ہے کہ اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے تو جو واقعہ وہاں پہ ہوا تھا تو اس میں Compressor جو ایئر کنڈیشنر کا Compressor ہے، اس کی وجہ سے یہ بلاسٹ نہیں ہوا ہے، ان کا سٹینڈ یہ ہے کہ یہ وہاں پہ بلاسٹ جو ہے تو یہ اے سی کی وجہ سے ہوا ہے، اس کے جو Technical circumstances ہیں وہ بھی انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے چیک کئے، جو اس میں گیس جس کمپنی کی گیس ہے Compressor میں ڈالتا ہے اس کو R-32 کہتے ہیں، جو ان کا Claim ہے کہ یہ خطرناک ہے، R-410 گیس اس میں تھی، جب ہم نے معلومات کیں تو R-32 گیس جو ہے وہ بھی بم بلاسٹ اس سے نہیں ہوتا تو یہ یا تو سلینڈر سے اور یا سوئی گیس کی کنکشن سے ہوا ہے۔ جہاں تک ان Residence کی بات ہے،

ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب کا تو باقاعدہ Affidavit، ان کا In-writing ہمارے پاس موجود ہے کہ بم بلاسٹ جو ہے یہ Compressor کی وجہ سے نہیں ہوا ہے، تو میں بہن کو یہ Stress کرتا ہوں اور ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اس پہ اس کو Withdraw کریں کیونکہ یہ اس نوعیت کا نہیں ہے تاکہ اس میں بحث ہو سکے۔ تھینک یو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: میں معزز ارکان اسمبلی کی توجہ چاہتی ہوں، پلیز آپ اپنی اپنی سیٹوں پہ تشریف رکھیں، پلیز۔ جی، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جناب، ایک انسانی جان بہت قیمتی سرمایہ ہوتی ہے اور اس طرح کے جوابات میرے خیال میں تسلی بخش جواب نہیں ہے، یہ صرف ڈی آئی خان میں یہ واقعہ نہیں ہوا، اس ملک میں تواتر کے ساتھ کراچی میں، فیصل آباد میں، مختلف جگہوں پہ ہوا ہے اور ڈی آئی خان میں بھی ہوا ہے اور یہ تمام جگہوں پہ رپورٹ یہی ہوا ہے کہ اے سی سے بلاسٹس ہوئے ہیں، جس میں کوئی R-30، R-32 ہے کہ کونسی گیس آج کل استعمال ہو رہی ہے جو سستی ہوتی ہے اور Flammable ہوتی ہے جس سے آگ لگتی ہے اور اس کی کوئی Smell بھی نہیں ہوتی، تو ہمیں یہ خطرہ ہے کہ اس میں Proper investigation ہونی چاہیئے کیونکہ یہ ایک ضرورت ہے، ہر گھر میں ہے، ہر جگہ میں اے سی لگا ہوا ہے، یہ ایک خطرے کی علامت سمجھی جاتی ہے کہ ہم اس کو مسلسل خطرے میں رہتے ہیں، تو اس طرح کے جوابات نہ دیئے جائیں کہ ہمیں اس سے کوئی تسلی نہ ہو، نہ میں Point scoring کے لئے یہ چیز لے کر آئی ہوں، یہ Proper اس پہ Investigate ہونی چاہیئے، اس طرح کے جوابات نہیں ہونے چاہئیں کہ یہ Compressor ہوا ہے، یہ اس چیز سے ہوا ہے، یہ کوئی جواب نہیں ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>معاون خصوصی صنعت، کامرس، فنی تعلیم</u>: میڈم، اس کو ہاؤس میں Put کریں کیونکہ اس میں بحث ہونے کی وہ بھی گنجائش بھی نہیں ہے تو ہاؤس کو Put کریں۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by honourable Member, may be admitted for detailed discussion, in the House, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

اچھا جو جو حق میں ہیں وہ پلیز کھڑے ہو جائیں، ووٹنگ کرتے ہیں، One, two, Secretary Sahib! Please, count.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Yes, Secretary Sahib! Please count; count Secretary Sahib, please.

Yes والے کھڑے ہو جائیں، آپ میں سے جو Detailed discussion کرنا چاہتے ہیں، وہ پلیز کھڑے ہو جائیں اور سیکرٹری صاحب! پلیز کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی کھڑے ہو گئے)

(اس مرحلہ پر گنتی گی گئی)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اچھا ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں۔ اب No والے ذرا کھڑے ہو جائیں، پلیز مہربانی کرکے۔

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی کھڑے ہو گئے)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Secretary Sahib! Please count.

(The motion was dropped)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> The 'Noes' have it. The motion is defeated.

<u>جناب عدنان خان:</u> میڈم! کورم پورا نہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ابھی کورم پورا ہے، ابھی کورم پورا ہے، پلیز۔

<u>جناب عدنان خان:</u> میڈم! کورم پورا نہیں، اس کو کاؤنٹ کریں۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Secretary! Count please; please, count again, please.

(اس مرحلہ پر گنتی ہو رہی ہے)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> آپ اپنی سیٹوں پہ تشریف رکھیں پلیز، ممبران حضرات! اپنی سیٹوں پہ تشریف رکھیں، آپ سے Humble request ہے اپنی سیٹوں پہ تشریف رکھیں پلیز۔ ہاں کورم پورا ہے، 38 ہیں ہمارے۔

<u>جناب عدنان خان:</u> میں پھر درخواست کرتا ہوں کہ رولز کے مطابق ان کی کاؤنٹنگ اپنی سیٹوں پر ہو گی جو کہ نہیں ہے، اس لئے کورم پورا نہیں ہے، اس لئے آپ دوبارہ کاؤنٹنگ کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب نے کاؤنٹ کیا ہے، 38 ممبرز ہمارے موجود ہیں تو کورم پورا ہے اس حساب سے، کاؤنٹ کیا ہے، اب دوبارہ کرلیں۔

Once again, once again Secretary Sahib! Once again.

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم ممبران! اپنی اپنی سیٹوں پہ تشریف رکھیں پلیز، 39 ہو گئے ہمارے، 39، کورم پورا ہے، پلیز پلیز تشریف رکھیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Madam Deputy Speaker: Item No. 7. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his call attention notice No. 86. Please, Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: شکریہ میڈم، میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پشاور میں سو سے زائد مختلف اقسام کی معدنیات کے گودام ہیں، کاروباری حضرات لیز ہولڈرز سے مال خرید کر یہاں کے گوداموں میں Quality wise الگ الگ کرکے بیرونی سرمایہ کاروں کو ایکسپورٹ کرتے ہیں جس سے سینکڑوں لوگوں کا کاروبار و روزگار وابستہ ہے۔ یہی کاروباری حضرات اسلام آباد سے کسی بیرونی سرمایہ کاروں کو ان کے گوداموں کا دورہ کرانے کے لئے پشاور لاتے ہیں تو صوبائی حکومت ان کو سیکیورٹی فراہم کرنے کے بجائے الٹا پولیس ان غیر ملکی سرمایہ کاروں کو بے جا تنگ کرتی ہے جس کی وجہ سے صوبے کی بدنامی اور دوسری طرف سے روزگار پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ میڈم سپیکر، اس پہ میری گزارش آفتاب صاحب سے یہی ہوگی۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: House in order, please.

جناب احمد کنڈی: مائنز اور منرلز کے حوالے سے بڑا Important ہے، ہمارے لوگ جب کوئی قیمتی دھاتیں یا قیمتی جواہر لاتے ہیں مارکیٹوں میں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز معزز اراکین اسمبلی، احمد کنڈی صاحب آپ کی توجہ چاہتے ہیں۔

Please please, House in order.

جناب احمد کنڈی: تو اس کے لئے، اس کے لئے ہمارے Foreigners یہاں پہ آتے ہیں، یہ بڑی مارکیٹ ہے، جیم سٹون کی مارکیٹ ہماری یہ، مائنز اور منرلز کی پشاور میں، نہ کہ کسی دور دراز علاقے میں اور ایک چیز میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، ہمارے جتنے بھی سرمایہ کار ہیں، ان کے لئے ایک این او سی کے نام پہ بے جا طریقے سے فیڈرل سے بھی تنگ ہو رہے ہیں اور یہاں پہ صوبے میں جب وہ آتے ہیں تو

صوبے میں بھی ان کو تنگ کیا جاتا ہے، خدارا میڈم، یہ ہماری Economy اس وقت ٹھیک ہو گی جب Foreigners یہاں پہ مارکیٹ دیکھنے آتے ہیں تو ان کو Facilitate کیا جائے۔ میری گزارش آفتاب صاحب سے یہی ہو گی، یہ آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں، مائنز اینڈ منرلز کو تاکہ ہم اس کے اوپر کوئی Proper SOP بنا سکیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Minister concerned, please reply.

جناب عبدالکریم صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت، کامرس، فنی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر صاحبہ، کنڈی صاحب نے بڑا اہم، کنڈی صاحب، کنڈی صاحب، ذرا متوجہ ہوں، بڑا اہم نکتہ اس ایوان میں اٹھایا ہے اور Shangdong company جو کہ چائنیز کمپنی تھی اور ہیروشاہ میں درگئی ملاکنڈ میں انہوں نے نیازی انٹرپرائزز کے ساتھ ایک JV (Joint Venture) کی تھی کہ Chromites processing تین مہینے میں نے بنفس نفیس ان کے ساتھ لگائے ہیں، اس طرح لگائے ہیں جس طرح یہ میری کمپنی ہو، کیونکہ وہ 500 ton daily process کرنے کی پوزیشن میں تھی، جو Practical steps میں نے خود گزارے ہیں تو اس میں جو SOPs آئی ہیں وہ ساری فیڈرل گورنمنٹ سے آئی ہیں، جب کوئی Investor آتا ہے اور جو Interior کی SOPs ہیں، اس کو من و عن Follow کرتا ہے، ہوم ڈیپارٹمنٹ پھر آگے یہ ضلعوں میں چلا جاکر تو D S C (District Steering Committee) کی جو کمیٹی ہے اس کو Put کیا جاتا ہے۔ جو ان کے ساتھ ہوا، میں اس ہاؤس میں کہتا ہوں کہ زیادتی ان کی Investment بھی ہو گئی کیونکہ جو ہمارا ایس ایس یو یونٹ ہے وہ اس صوبے کی پولیس کا اس لئے یہ یونٹ بنایا گیا کہ آپ نے جو Foreign investors ہیں ان کو Protect کرنا ہے، انہوں نے جو ان کو سٹرکچر دیا تھا کہ بھئی! آپ اس طرح اس جگہ کو وہ کریں، وہی جگہ ان کے انسٹرکشنز کے مطابق وہ کیمرے، وہ Safety سارا کچھ کرا کے پھر DSC نے Observation کی، پھر وہ بھی انہوں نے کلیئر کر دی، پھر مزید Observation کی، پھر اس کو بھی Agree کر رہے ہیں، تو آخر میں ان کو بتایا گیا کہ یہاں سے جی آمد و رفت کا شک و شبہ ہے، تو اس لئے تو میں یہ Condemn کرتا ہوں اور یہ میں چاہوں گا کہ اس پہ Proper time line کے ساتھ جو بھی کام ہو Proper time line کے ساتھ ہو، ہمارے صوبے میں کیا ہے؟ Mines & Minerals ہیں، یہاں پہ جو SOP کے نام سے لوگوں کو ایک دیوار بنائی گئی ہے میرے صوبے کے اردگرد، جس سے Investors discourage ہوتے ہیں، Local

partners بھی یہاں Discourage ہوتے ہیں کہ ہم نہیں لا سکتے، خاص کر Safe residency کی جو Day to day transaction ہے، آنا جانا ہے، اس میں پھر بھی گزارا ہے لیکن اگر آپ دینا چاہیں تو کوئی ڈیپارٹمنٹ Ownership نہیں لیتا، تو میں آفتاب صاحب سے کہوں کہ مزید آپ اس کو بڑھائیں اور کیونکہ Investment کے حساب سے یہ صوبے کی سب سے بڑی بلا ہے جو کہ Investment روکتی ہے سر، یہ آپ کا جواب آ گیا۔

Madam Deputy Speaker: Mr. Ahmad Kundi, MPA, Malik Tariq Awan, MPA, Mr. Muhammad Anwar Khan, MPA.

جناب احمد کنڈی: میم، ایک منٹ، وہ پچھلے والے پہ وہ آپ وہ دے دیں کیونکہ وہ Agree کر گئے ہیں، دیکھیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، عبدالکریم صاحب کا مائیک On کریں۔

معاون خصوصی صنعت، کامرس، فنی تعلیم: میڈم، میں Agree کرتا ہوں، میں Agree کرتا ہوں کہ اس کے لئے کمیٹی بنائی جائے لیکن With time, certain time line تاکہ اس کے اندر یہ معاملہ ختم ہو جائے اور اس صوبے کے لئے کوئی اچھی سی چیز نکل آئے، Time line ضروری ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: تھینک یو میم، میں عبدالکریم صاحب سے Agree کرتا ہوں، دیکھیں اگر فیڈرل کے پارٹ پہ بھی کوئی چیز ہے تو ہمیں اس کی باقاعدہ تشخیص کر کے سٹینڈنگ کمیٹی میں ایک رپورٹ ہم یہاں پہ لے آئیں گے، ہم کسی صورت یہ برداشت نہیں کر سکتے Standing Committee on Mines and Minerals کو بھیج دیں۔

(مغرب کی اذان)

Madam Deputy Speaker: Ji, Abdul Karim Sahib. Is it the desire of the House that the call attention notice No. 86, moved by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the Committee concerned. Ji, Minister Sahib.

معاون خصوصی صنعت، کامرس، فنی تعلیم: میڈم، یہ بڑا Serious issue ہے اور ساری Investment اس کی وجہ سے رکی ہے تو Kindly اس کو Time line میں Fix کر دیں کہ اتنے ٹائم میں اپنا فیصلہ کریں۔

Madam Deputy Speaker: Within one month to submit, within one month, okay, report. Mr. Ahmad Kundi, MPA, Malik Tariq Awan, MPA, Mr. Muhammad Anwar Khan, MPA, and Mr. Jalal Khan, MPA, to please move their joint call attention notice No. 120. Mr. Ahmed Kundi, please, Jalal Khan, MPA, Muhammad Jalal Khan, MPA, please.

جناب محمد جلال خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر، ہم وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ 13.5 میگاواٹ چپڑی چار خیل ہائیڈرو پاور پراجیکٹ جو کہ ضلع کرم میں واقع ہے، یہ ایک Feasible project ہے مگر کچھ وجوہات کی بنا پر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے اس پراجیکٹ کو سالانہ ترقیاتی پروگرام سے خارج کر دیا ہے، حالانکہ اس پراجیکٹ کی تعمیر کے لئے وفاقی حکومت نے 207 ارب روپے بھی دیئے ہیں، اس پراجیکٹ کی تکمیل سے سالانہ اس صوبے کو 1580 ملین روپے آمدنی ہوگی اور اس پراجیکٹ کی بدولت اس علاقے کے 150 گھرانوں کو روزگار کے مواقع ملیں گے۔

سپیکر صاحبہ! Unfortunately ہماری KP گورنمنٹ اتنی نااہل ہے کہ ہم لوگ جو ہیں، لوگ ایک ریونیو جدھر سے Generate ہوتی ہے اس کو اور Encourage کرتے ہیں اور یہ Revenue generating جگہ کو بند کرتے ہیں، تو سپیکر صاحبہ! آپ سے ایک ریکویسٹ ہے کہ اس کو، اگر آپ کمیٹی میں بھیج دیں۔ تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Minister concerned, reply please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): میڈم، یہ جو کال اٹینشن ہے، چپڑی چار خیل ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کے حوالے سے ضلع کرم میں، اس میں اس طرح ہے کہ چونکہ یہ Viable project تھا نہیں، اس لئے اس کو ڈراپ کیا گیا، وجہ یہ تھی کہ اس کی Approval وغیرہ کے بعد بھی اس پہ تقریباً پانچ سال تک کوئی کام نہ ہو سکا اور اس کے ساتھ ساتھ تقریباً اس کی جو Bid cost ہے وہ Above ہو گئی تھی، یعنی اس کی جو Viability تھی وہ مطلب عوام کے مفاد کے مطابق نہیں تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی Generation cost جو تھی Per unit جو ہے وہ بہت زیادہ تھی، اس وجہ سے اس کو ڈراپ کیا گیا کہ

یہ Viable نہیں ہے۔ دوسرا سب سے اہم مسئلہ کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا جو ہے ایک ادارہ ہے، Indicative Generation Capacity Expansion Plan، یہ فیڈرل لیول پہ ایک پلان ہوتا ہے جس کی منظوری ہوتی ہے، جس میں پراجیکٹس Reflect ہوتے ہیں، تو چونکہ میڈم، یہ پراجیکٹ اس میں Reflect نہیں تھا تو اس کا پھر ایشو یہ بھی آرہا تھا کہ اگر یہ فرض کیا کمپلیٹ بھی ہو جائے تو اس کی جو Power generation ہے وہ پھر نیشنل گرڈ میں وہ Own نہیں کریں گے اور Inject کرنے کے لئے مطلب وہ اس کو آگے سے اس کے اوپر پراسیس نہیں کر پائیں گے، تو اس وجہ سے اس کو فی الحال ڈراپ کیا گیا اور اس کے بعد Department concerned جو ہے وہ اس کو دیکھے گا، اگر اس میں کوئی Favorable bidding ہوتی ہے اور اس طرح یہ دیکھیں، ابھی اس کی جو Bidding ہوئی تھی، وہ 418 percent اس سے اوپر آئی تھی، جو مطلب اس کی Per unit cost جو تھی Generation کی، وہ بہت زیادہ High تھی تو اس وجہ سے اس کو ڈراپ کیا گیا اور پانچ سال سے زیادہ کے عرصے میں اس کے اوپر بالکل کام ہی نہیں ہو پا رہا تھا تو اس وجہ سے اس کو ڈراپ کیا گیا اور ان شاء اللہ اس کی Viability کے بعد اگر اس کے اوپر صحیح طریقے سے کوئی Favorable bidding آ جاتی ہے تو میرے خیال میں یہ Viable ہوگا Otherwise یہ Public interest میں نہیں تھا اس لئے اس کو ڈراپ کیا گیا ہے جی۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ میم، یہ Basically ہماری Collective ایک چپڑی چار خیل ہائیڈرو پاور پراجیکٹ جو ہے، جس طرح آفتاب صاحب نے بات کی، یہ کاغذوں میں بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، یہ پچھلی اسمبلی میں بھی نہیں تھے، آئی جی صاحب کے نام پہ ایک فراڈ اس صوبے کے ساتھ کھیلا گیا، یہ جس آئی جی صاحب کا یہ ذکر کر رہے ہیں، جس نے بھی ان کو جواب بنا کر دیا ہوا ہے، محمود خان صاحب اس وقت وزیر اعلیٰ تھے اور یہ پاکستان کا، انرجی کا سب سے بڑا ایک پلان بننے جا رہا تھا پورے ملک کا، اور اس وقت بدقسمتی سے پی ٹی آئی کی حکومت تھی فیڈرل میں، اس وقت جب یہ آئی جی صاحب بنا تو آپ کو میں صرف آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں ایک ہائیڈرو پاور بھی خیبر پختونخوا کا انہوں نے نہیں ڈالا تھا، ایک بھی، حالانکہ خیبر پختونخوا پورے پاکستان میں واحد وفاقی اکائی ہے جہاں پر پچاس ہزار میگاواٹ پن بجلی کا سکوپ موجود ہے، میری گزارش ان سے یہ ہوگی، آفتاب صاحب، یہ بڑا ٹیکنیکل ایشو ہے، اس کے اوپر تھوڑی بہت مجھے Know how ہے، میں Expert نہیں ہوں، آپ اس کو جانے دیں سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس، جو کہہ

رہے ہیں کہ اس کے اوپر یہ یونٹ پانچ اور چھ، یہ بھی ایک ڈرامہ خیبر پختونخوا کے ساتھ شروع ہے، چل رہا ہے، جو بھی آپ کا یونٹ جو ہے سات آٹھ پہ چلا گیا ہے، حالانکہ اس طرح کی بات نہیں ہے، We will dig out the matter in the Standing Committee آپ جانے دیں، ہم اپنا In put دیں گے، پھر جس کی بھی کوتاہی ہوگی، چاہے صوبے کی ہوگی، چاہے وفاق کی ہوگی، ہم اس کے مطابق رپورٹ Lay کر دیں گے، ان شاء اللہ ہمیں امید ہے صوبے کی خیر خواہی کے لئے یہ چیز ہوگی، شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: آفتاب عالم صاحب۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جی میڈم سپیکر، اس میں جس طرح کنڈی صاحب نے فرمایا، کیونکہ اس سوال کے جواب میں سیکیورٹی کے ایشوز کو بھی ایک وجہ قرار پائی ہے، اس کو Feasible یا اس کے اوپر کام نہ کرنے کے اوپر، جس کے ساتھ At least میں تو اتفاق نہیں کر سکتا کیونکہ Law and Order جو ہے وہ Law enforcement agencies کا کام ہے کہ وہ اس کو دیکھیں اور بندوق عام بندہ نہیں پکڑ سکتا، انہی کا کام ہے، انہی کی ڈیوٹی ہے تو ان کو کرنا پڑے گی، یا پھر وہ Resign دے کر گھر میں بیٹھ جائیں، میڈم! بالکل میں Agree کرتا ہوں کنڈی صاحب کے ساتھ کہ اس کو Refer کیا جائے، اس کے اوپر تفصیلی Due deliberation کے بعد ہی کوئی اگر Result نکلتا ہے تو میرے خیال میں کرم ڈسٹرکٹ خود میرے ڈویژن میں بھی آتا ہے اور ایک Backward area ہے اور Natural resources rich area ہے تو میرے خیال میں اگر فرض کیا یہ پراجیکٹ Viable ہوا اور Materialized ہوا تو میرے خیال میں لوگوں کے حالات بدل سکتے ہیں، Thank you so much, ji۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the call attention notice No. 120, moved by the honourable Members, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice No. 120 is referred to the concerned Committee.

سیکرٹری اسمبلی! آفیسرز گیلری میں افسران کی حاضری کو آپ یقینی بنائیں، آپ کی مہربانی ہوگی اور مجھے بھی رپورٹ کریں۔

قومی مالیاتی ایوارڈ پر عمل درآمد سے متعلق پہلی ششماہی رپورٹ جولائی تا دسمبر 2021 پر بحث

Madam Deputy Speaker: Item No. 8: Please start discussion under rule 200, on the report on First Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award, July-December, 2021.

جناب احمد کنڈی: شکریہ میڈم سپیکر، یہ بڑی Important ہے اور ایک آئینی ذمہ داری ہے لیکن اس میں میری ایک گزارش ہے، آفتاب صاحب No doubt فنانس کا Portfolio غالباً، ابھی شاید نہیں ہے، وہ Confirm کر رہے ہیں، کل ایک ایشو میم! آپ کی غیر حاضری میں Take up ہوا تھا، ہماری ایک تو پراونشل کیبنٹ کی Legitimacy جو ہے وہ Question mark ہے، ہماری پراونشل کیبینٹ کی جو Legitimacy ہے وہ Question mark ہے لیکن کل آفتاب صاحب نے کہا تھا، میں آپ کو Assure کراتا ہوں کہ میں آپ کو پورا Dig out کر کے دونگا کیونکہ ہماری جو صوبائی کابینہ ہے، اس کی تعداد سترہ ہو چکی ہے جو کہ آئین کی خلاف ورزی ہے، Under Article 130 clause (6) کے نیچے You should not exceed more than eleven percent of the Provincial Assembly and eleven percent of the Provincial Assembly is sixteen and at the moment you are seventeen. تو خدارا ایک منسٹر کو De notify کریں تاکہ یہ Proceedings، یہ چیزیں جتنی بھی ہیں، یہ Legalize کریں، مجھے اس سے وہ نہیں ہے کہ کس کو آپ کرنا چاہیں، ایک کو Advise کر دیں، کل سے میں آپ کو گزارش کر رہا ہوں، یہ Unconstitutional ہے، میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ یہ بڑی Important discussion ہے میم، ہماری ساری اپوزیشن میرے خیال میں تقریباً تین دن سے اس کے اوپر تیاری کر رہی ہے اور بڑی سیر حاصل گفتگو اس کے اوپر آپ کے ساتھ ہو گی لیکن ہمیں یہ بتایا جائے اس پر، جو ہمارے ایڈوائزر ہیں یا منسٹر ہیں، وہ ابھی ہاؤس میں آ سکتے ہیں، زیادہ بہتر تو وہی ہو گا کیونکہ مزمل اسلم صاحب، این ایف سی، نیا این ایف سی بننے جا رہا ہے After January, after January نیا 11^{th} NFC composite ہونے جا رہا ہے جس کے لئے میرے خیال میں شاید Requirement بھی یہ ہے کہ منسٹر کو ہونا چاہیئے، ایڈوائزر نہیں، اس لئے شاید اس کو منسٹر بنایا گیا ہے، ہم چاہتے ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم آج بھی ڈسکشن کے لئے ہم لوگ تیار ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں

کہتا ہوں کہ ہمارے فنانشل ایڈوائزر ابھی Constitution کی جو امنڈمنٹ آئی ہے، Adviser can sit in the House تو وہ ہمیں جواب دیں، تو That will be much more appropriate and effective، میری گزارش یہ ہے کیونکہ این ایف سی کے اوپر کافی ہم لوگ لیٹ ہو چکے ہیں، اس کے اوپر ڈسکشن کرنے پر، یہ Biannual report ہے بھی 2021 کی، میری اپنی Suggestion یہ ہے، It`s up to the government benches, treasury benches وہ آج ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں، We are ready but ہمارے سوالوں کا جواب پھر آفتاب صاحب Properly دے سکیں گے Otherwise مزمل اسلم صاحب جو ہیں، He is the expert on the finances of Khyber Pakhtunkhwa, so he may please be offered to sit in the House and give us a reply تو جس طرح گورنمنٹ کو مناسب لگے، اگر آج کرنا چاہتے ہیں We are ready، کیونکہ کل جب ہم نے ایجنڈا میں دیکھا، بلکہ اس کے لئے ہم بڑے بے تاب ہیں کہ اس کے اوپر بات چیت ہو، سب سے بڑا ملک کا فورم ہے جس میں وسائل کی تقسیم کا سوال اور جواب ہوتا ہے، تو میری یہ گزارش ہے آفتاب صاحب سے، اس پر وہ Comment کر لیں پھر اس کے بعد اگر سٹارٹ کرنا ہے تو سٹارٹ کر لیتے ہیں لیکن اس کی Date لمبی نہیں کرنی میم، پہلے بھی بہت لیٹ ہو گیا ہے، اسی Week میں آپ اس کو Adjust کریں. Kindly.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Ji, Aftab Alam Khan Afridi Sahib.

وزیر قانون: میڈم سپیکر، اسی طرح ہے، کنڈی صاحب نے بجا فرمایا ہے، ہم چونکہ Financial expert نہیں ہیں تو ہماری تو خواہش ہو گی کہ ہمارے ایڈوائزر صاحب چونکہ Non-elected ہیں، اگر وہ آ سکتے ہیں، چونکہ Current جو Amendment 26th ہوئی ہے تو اس میں مجھے علم نہیں ہے، اس حوالے سے کہ ابھی ایک ایڈوائزر جو Non-elected ہیں وہ آ سکتے ہیں کہ نہیں؟ جہاں تک Notification کا تعلق ہے یا کیبینٹ ممبرز، سترہ کیبینٹ ممبرز کا تعلق ہے، جو کل کنڈی صاحب نے سوال اٹھایا ہے تو میں نے ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ چونکہ اس کے لئے Responsible ہے، اس کے ساتھ بات کی ہے اور ابھی تک مجھے وہاں سے، چونکہ یا تو وہ اپنے Notification میں Modification کریں گے جو انہوں نے حوالہ دیا ہے، Article 130 clause (9) کا، تو یا تو Modification کریں گے یا اس حوالے سے وہ ہمیں مطمئن کریں گے، چونکہ ابھی تک دیکھیں ان کا جو

Notification تھا وہ Particular اس کا جو Status تھا، وہ صرف Perks and privileges کی حد تک تھا، جو اس کا Status تھا اور اس کے علاوہ کیبنٹ ممبر، اب ہماری کیبنٹ کی جو Invitation ہے، اگر پڑھ لیں، Notification جو ہوتا ہے ہماری کیبنٹ میٹنگ کی، تو وہاں پر بھی جو سپیشل اسسٹنٹ یا ایڈوائزر ہوتے ہیں، ان کو On special invitation کو بلایا جاتا ہے اور اس میں خاص طور پر Non-elected member جو ہیں وہ تو Particularly on special invitation اس میں شرکت کرتے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ میڈم، اگر یہ این ایف سی کے حوالے، Biannual report کے حوالے سے اس کو Defer کیا جائے اور اگر Viable ہو اور ہمارے ایڈوائزر صاحب اسمبلی میں شرکت کر سکتے ہیں یا ان کو اجازت ہے تو ہماری خواہش ہو گی کہ ان کو یہاں پر Invite کیا جائے اور اس کو کل تک یا ہاؤس سے Opinion لی جائے جی۔

<u>میڈم ڈپٹی سپیکر</u>: کنڈی صاحب، آپ نے جو 26th Amendment کی بات کی ہے، وہ کہاں پر ہے؟ آپ ذرا ہمیں سمجھائیں وہ۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: میم، اگر آپ وقفہ لیکر پھر چیمبر میں بیٹھ کر، میرے پاس ہے 26th Amendment جس میں انہوں نے باقاعدہ امنڈمنٹ کی ہے تو میں آپ کو دکھا بھی دیتا ہوں، اس میں ایڈوائزر کی جو Provision ہے، وہ پہلے بیٹھ نہیں سکتا تھا، فیڈرل میں بیٹھ سکتے تھے، فیڈرل میں وہ لوگ بیٹھ سکتے تھے، ایڈوائزر پراونس میں نہیں بیٹھ سکتے تھے کیونکہ ہمارے رولز آف۔۔۔۔

<u>میڈم ڈپٹی سپیکر</u>: وہ تو اب منسٹر بن گئے ہیں ناں، ایڈوائزر کا اس کو وہ ختم ہو گیا ہے، ایڈوائزر تو نہیں ہیں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: ہاں، منسٹر، نہیں، دیکھیں ابھی تک اس کی، میرے خیال وہ ابھی تک ایڈوائزر ہیں میرے خیال میں، اگر انہوں نے Notification 139 کے تحت کیا ہے، یہ کل بڑی ڈیبیٹ اس پر ہو چکی ہے، اگر وہ منسٹر ہیں پھر تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، پھر تو ان کو آنا چاہیئے کیونکہ 139 کے نیچے چیف منسٹر واحد Un-elected بندے کو بٹھا سکتا ہے، For the time period of six months, not more than six months, either وہ جو دوبارہ آکر Elect ہو گا کسی حلقے سے، پھر وہ اس کو Continue کر سکتا ہے، نہیں تو Six months کا Time period locked ہے، تو 139 کے نیچے اگر وہ ہیں تو He should come and sit here لیکن With the condition seventeen is not acceptable according to the Constitution Article 130, clause (6), sixteen جو ہے یہ کیبنٹ ہونی چاہیئے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: کنڈی صاحب، آپ چیمبر آئیں، میرے خیال سے ہم ادھر بات کریں گے، ڈسکس کریں گے آپس میں بیٹھ کر، پھر جمعہ کے دن اس پر ہم بحث کریں گے میرے خیال سے۔

جناب احمد کنڈی: ہاؤس کی لے لیں، یہ اپنا نثار باز صاحب میرے خیال میں آج ان کو بات کرنے دیں اور ہم جنرل پھر ڈسکشن جمعہ والے دن پھر کر لیں گے، یہ۔۔۔۔۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ ارباب صاحب، جی ارباب صاحب، کنڈی صاحب، تھینک یو، تھینک یو کنڈی صاحب۔ آفتاب عالم صاحب، پلیز، آفتاب عالم صاحب، پلیز آپ Guide کریں۔

وزیر قانون: یہاں میڈم، یہاں پہ دو باتیں ہیں ناں، ایک تو NFC biannual report کے حوالے سے ہے اور اس کے اوپر ڈسکشن کے حوالے سے اور اس میں کہ کیا ہم ایڈوائزر صاحب یہاں پہ بلا سکتے ہیں کہ نہیں؟ بلا سکتے تو یہ بھی میرے خیال میں دیکھنا پڑے گا اور اگر آپ Directions دیں اپنے سیکرٹری صاحب کو، ہم مل بیٹھ کر تو اس کو دیکھ لیتے ہیں، اگر کوئی Possibility ہو تو ان کو Invite کر لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ جو دوسرا کیبنٹ کا ایشو ہے کہ Seventeen members ہیں، منسٹرز ہیں کیبینٹ میں تو یہ چونکہ میں ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو Already بھیج چکا ہوں اور وہاں سے ابھی تک ہمیں Reply موصول نہیں ہوا تو اس میں اگر فرض کیا Satisfactory کوئی Answer ہمیں مل گیا یا کسی Modification کی ضرورت ہوئی اس Notification میں تو Accordingly ان شاء اللہ وہ کیا جائے گا۔ Thank you so much, ji.

Madam Deputy Speaker: Thank you, thank you. Janab Nisar Sahib.

جناب محمد نثار: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه میډم سپیکر صاحبه، زمونږ خو دا خیال وو چې اوسه پورې زمونږه د فنانس منسټر چې کوم Status دے، هغه قانونی او آئینی طور واضح شوے نه دے، څنګه چې دلته کنډی صاحب دغه سوال Raise کړو، څنګه چې هغه قانونی او آئینی حیثیت واضح شی، بیا پکار دا ده که هغه Full Minister درجه ورکړے شی، چې هغه راشی په دې هاؤس کښې کښینی او مونږ ته زمونږ د سوالونو جوابونه راکړی۔ چونکه په ایجنډا باندې نن این ایف سی ایوارډ دا راغلے دے او دا د دې صوبې د ټولونه ډیره زیاته اهمه موضوع ده او پکار هم دا ده چې په دې باندې دلته ډیبیټ اوکړلے شی، زه به د این ایف سی ایوارډ په حوالې سره یو څو خبرې اوکړم۔ اخری وار باندې چې کوم این ایف سی ایوارډ، کامیاب این ایف سی ایوارډ شوے وو نو هغه ساتواں این

ایف سی ایوارډ وو چې د عوامی نیشنل پارټئی او د پاکستان پیپلز پارټئی Coalition government وو او په هغه ایوارډ کښې چې کوم دے کومه ګټه دې صوبې ته ترلاسه شوې وه او د هغې چې کوم Vertical او Horizontal تقسیم شوے وو، اول د وفاق نه خپله برخه صوبو ته اغستل او بیا د صوبو په مینځ کښې چې کوم دے هغه برخه تقسیمول وو۔ د دې نه مخکښې چې کوم شیئرز وو د صوبو نو دا ډیر کم وو، په هغه ساتواں چې کوم این ایف سی ایوارډ شوے وو، په هغې کښې هغه شیئر سیوا شو، تقریباً اټهاون پرسنټ (58%) ته ورسیدو او د فیډرل سره چې کوم دے بیالس پرسنټ شیئرز پاتې شول، د ملک د ټوټل آمدن چې کومه تخمینه وه، بیا دغه شیئرز چې د صوبو تر مینځه تقسیمیدل، چونکه دا یو آئینی فورم دے، په دېکښې پینځه ممبران وی، یو د فیډرل فنانس منسټر وی او د هر فیډرل یونټ چې کوم دے د هغې فنانس منسټر وی او په دېکښې چې کومه فیصله کیږی هغه فیصله Unanimously به وی، چې په دغه پینځه ممبرانو کښې یو ممبر هم دا Veto کړی، هغه فیصله به نه کیږی۔ نو پکار دا ده چې زمونږ کوم فنانس منسټر دے چې هغه د دې تیارے اوکړی او د راروان چې کوم این ایف سی ایوارډ کیږی، په هغې کښې مونږ یو څو تجویزونه وړاندې کوؤ چې په دغه تجاویزو باندې غور اوکړی۔ یو خو چې کوم اټهاون پرسنټ (58%) د فیډرل نه پراونسز ته ملاویږی د هغې تقسیم بیا مخکښې Full په پاپولیشن باندې وو په ساتواں این ایف سی ایوارډ کښې، په دغه کښې نورې Categories شامل کړلې شوې، میډم سپیکر صاحبه، 82% دا د پاپولیشن په بنیاد باندې صوبو ته چې کوم دے په این ایف سی ایوارډ کښې برخه ملاویږی، دس اشاریه تین پرسنټ (10.3%) د غربت په بنیاد باندې ملاویږی، د Tax collection په بنیاد باندې پانچ پرسنټ (5%) هغوی ته برخه ملاویږی او د رقبې د زیاتوالی په وجه باندې دو اشاریه سات پرسنټ (2.7%) برخه ملاویږی۔ دلته چې کله دا ساتواں این ایف سی ایوارډ کیدو، د هغې نه پس چې کوم این ایف سی ایوارډ شوے دے خو کامیاب ایوارډ اونه شو، په پینځویشتم آئینی ترمیم چې کوم د قبائلی اضلاع د پختونخوا برخه جوړه شوله، پکار دا ده چې پراونشل ګورنمنټ او فنانس منسټر د دې تیارے اوکړی ځکه چې په دېکښې آبادی هم Matter کوی، په دېکښې

رقبه هم Matter کوی، په دېکښې غربت هم Matter کوی، یو خو چې کوم دے زمونږه د قبائلی اضلاع آبادی چې کومه Genuine ده نو هغه خو د کروړ نه Above ده او دا کوم Census چې شوے وو، د هغې مونږ مخالفت هم کړے وو ځکه چې دغه Census په صحیح طریقه نه وو شوے، زمونږ آبادی کمه شمارلې شوې وه، یو حالات دغه شان دلته روان وی، هر وخت بدامنی، بل چې کوم کسانو ډیوټی ورکوله نو هغه Well trained نه وو، چې هغوی ته کوم Equipment ورکړی وو، چې کوم Devices ورکړی وو، د هغه Device صحیح استعمال ئے اونه کړو خو بیا هم ساټھ (60) لاکھ Something آبادی چې کوم دے هغه د قبائلی اضلاع د پختونخوا برخه شوې ده، نو د دې آبادئ په تناسب سره ته خپله برخه هغلته اغستل دی د فیډرل نه یوه۔ دویمه، هسې خو هم په ټوله پختونخوا کښې خو په خصوصی توګه په قبائلی اضلاع کښې غربت دا ډیر زیات سیوا دے ځکه چې د بدامنئ ښکار شوے دے، شل دویشت کاله پرې جګړه اوشوله او لا جګړه دوام لری، یو پکښې دغه فیکټر شاملول دی چې د قبائلی اضلاع غربت ته اوکتلے شی او د هغې په بنیاد خپله مقدمه دا چې کوم دے په این ایف سی ایوارډ کښې کښیخودلے شی په دغه فورم باندې، دریمه میډم سپیکر صاحبه، ستاسو توجه غواړو، دا ډیره Important issue ده او په دې باندې چې کوم دے ډیبیټ او ډسکشن ډیر زیات ضروری دے۔ دریم چې کوم دے رقبه، نو د قبائلی اضلاع چې کومه رقبه ده، دا ډیره زیاته سیوا ده، هغه اوس د پختونخوا باقاعده طور برخه شوې ده، نو دا مقدمه هم هغلته Tackle کول دی، په این ایف سی ایوارډ کښې چې د دې صوبې رقبه سیوا شوې ده، د دې صوبې پاپولیشن هم سیوا شوے دے او د دې صوبې د غربت Ratio ته کتل پکار دی ځکه چې قبائلی اضلاع کښې غربت ډیر زیات سیوا دے ځکه اویا (70) کالونو نه محرومه پاتې شوی ده، نو دا درې پوائنټونه هغلته Raise کول ډیر زیات ضروری دی۔ بل میډم سپیکر صاحبه، په دېکښې د یو چې کوم لویه برخه زمونږ نه د Tax collection ده پانچ پرسنټ (5%)، د دې زیاتره پیسې دا پنجاب ته ځی ځکه چې هغلته کارخانې دی، اوس د پنجاب سره کارخانې دی، د سندھ سره هغلته پورټ ورسره دے، بندرګاه ورسره ده، د بلوچستان سره هم بندرګاه ده، د پختونخوا

سره صرف او صرف د افغانستان سره تړلی تجارتی لارې دی، دا د دې سره چې کوم دے Connect کیږی، چې تر سو پورې د افغانستان تجارتی لارې پرانستلې شوې نه وی چې د سنټرل ایشیاء سره تجارت اوشی نو د دې صوبې نه زیات ریونیو نشې Collect کولے، د دې صوبې نه زیات Tax collection نشی کولے، دا زمونږ بدقسمتی ده چې د دې صوبې چې څومره Raw materials دی په کارخانو کښې چې څه شے تیاریږی نو هغه Raw material په دې صوبه کښې موجود دی، کارخانه په لیبر چلیږی او په بجلئ چلیږی، نو د دې صوبې چې کوم ده بجلئ پیداوار دے او خود کفیله ده پکښې، پکار دا ده چې دغه بجلی مونږ دلته کارخانو ته ورکړے وے او کارخانه په لیبر چلیږی Sixty eight percent youth چې کوم دے دا د پختونخوا وطن دا زلمی دی، دا مونږ ته خدائے ډیر لوئے طاقت راکړے دے، نو زلمی هم شته دے، بجلی هم شته دے، Raw material هم شته دے، دلته په دې پختونخوا وطن کښې کارخانې ولې نه لګیږی؟ باید چې پراونشل ګورنمنټ په دې باندې توجه ورکړی او څه Deliver کړی، حالات سازګار کول د بدامنئ مخ نیوے کول، دا د فیډرل ګورنمنټ او د پراونشل ګورنمنټ ذمه واری ده، دې ته چې څومره هم خلق Federating Unit چې پریږدی او پنجاب ته ځی نو دا د بد امنئ د وجې ځی، د دغې مخ نیوے پکار دے۔ میډم سپیکر صاحبه، زما به یو تجویز وی او هغه دا چې زمونږ فنانس منسټر که د دې صوبې مقدمه په دغه این ایف سی ایوارډ کښې ایږدی نو دا یو تجویز پکښې کښیخودلے شی چې دا صوبه د دهشتګردئ نه متاثره شوی ده او په خصوصی توګه قبائلی اضلاع دهشتګردئ نه متاثره شوی دی، چې په دغې این ایف سی ایوارډ کښې د دهشتګردئ په مد کښې هم خبره کښیخودلے شی چې مونږ ته یو برخه سیوا راکړلے شی ځکه چې مونږه متاثره یو۔ آخری خبره کومه، زمونږ سره چې کوم دویم فورم دے CCI مشترکه مفادات کونسل، چې د هغې ممبر زموږه د پراونس چیف ایګزیکټیو وی او د هر پراونس چې کوم دے چیف ایګزیکټیو د هغې ممبر وی، ورسره چې کوم دے پرائم منسټر وی او د هغې نور درې ممبران اخلی په خپل اتهارټی باندې، دغه هم ډیر زیات یو اهم فورم دے او په Constitution کښې ئے لیکلی دی، په Article-153 کښې چې کله پرائم

منسٹر حلف واخلی نو Within thirty days کښې دننه به دا کونسل جوړیږی کوم ته چې په آئین کښې کونسل ورکړے دے نامه، او دا کونسل ته به باقاعده سیکرټریټ ورکول کیږی او دوئ به خپل کار شروع کوی۔ دویمه خبره دا چې د دې کونسل اجلاس د صوبې که هغه د هر Federating unit چیف منسټر دے، د هغه په درخواست باندې دا کونسل اجلاس راغوښتلے شی، دا آئینی خبره ده، له بده مرغه شپږمه اوومه میاشت ده چې مونږه د دې فورمونو نه تر اوسه پورې کومه فائده وانغستله، باید چې مونږ د دې فورمونو نه فائده واخلو، د دې خپلې صوبې دې بدحالئ ته، دې بدامنئ ته، غربت ته دې ته اوګورو او د فیډرل سره چې زمونږ کوم بقایاجات دی یا ورسره چې کوم زمونږه په دې شریک Tax collection کښې چې زمونږ کومه برخه کیږی، چې هغه ترې راوړلے شی۔ زه ستاسو ډیره زیاته مننه کوم میډم سپیکر صاحبه، دا به مې درخواست وی د ټول هاؤس نه هم، د ټول ممبرز نه هم، چې په دې باندې باقاعده دوه درې ورځې ډیبیټ اوشی، یو خو د دې اسمبلئ غږ د پختونخوا ګوټ ګوټ ته رسیږی چې هر ځلمې هر Political worker د خپل قام د مقدمې نه خبر شی۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، تھینک یو نثار صاحب۔ جناب داؤد شاہ صاحب، صرف دو منٹ کیلئے۔

جناب داؤد شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ تهینک یو، میډم سپیکر صاحبه۔ سپیکر صاحبه، زه د دې جرمې حوالې سره به لږه خبره اوکړم۔ مونږه یو کال اټینشن هم کړے وو، یو ریزولیوشن مو هم Move کړے وو د جرمې حوالې سره، 2011 نه اونیسه تر 2018 پورې جرمې مالکانه حقوق رفته رفته خلقو له ورکړی شوی وو، هغې کښې خلقو Deposits هم جمع کړی وو، خلقو له انتقالات هم کړی وو، Still بیا 2018 کښې Cabinet decision اوکړو، کیبنټ دا Decision اوکړو چې Next کومه اسمبلی راځی نو هغه به پکښې قانون سازی کوی خو چونکه بدقسمتئ د وجوهات نه هلته کښې د اپوزیشن ایم پی اے وو نو هغه پکښې داسې څه آواز نه وو اوچت کړے، د هغې د وجوهات نه هغه قانون سازی اونه شوله او بیا مونږ پکښې کال اټینشن هم د دې د پاره Move کړے وو خو لا د کال اټینشن هم څه هغه نه دے راغلے، نو زه دا وایم چې کم سے کم هغه خلقو له چې کوم

مالکانه حقوق ورکړی شوی دی نو ریوینو ډیپارټمنټ چې کوم دے او ریونیو منسټر خو نیشته دے، وزیر قانون صاحب دلته شته دے، زه وایم چې په دې باندې کم سے کم د هغوی د علاقې چې کوم د حقوق حق تلفی شوې ده او کومو خلقو له حقوق نه دی ملاؤ شوی، هغه حق دې ورله ملاؤ شی ځکه چې خلقو پکښې کروړونه روپئی جمع کړې دی او خلقو مالکانه حقوق شته او چا واله پکښې لا Deposit شته او چا ته انتقالات شوی دی او چا ته نه دی شوی، نو کم از کم چې د دغه خلقو حق تلفی اونشی، څه رنګ چې په نورو صوبو کښې مالکانه حقوق ورکړی شوی دی دغسې د خیبر پختونخوا هم زه امید لرم چې د خیبر پختونخوا حکومت به هم هغه خلقو له مالکانه حقوق ورکوی او په دېکښې به قانون سازی والا عمل شروع کیږی۔ تهینک یو میډم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، داؤد شاہ صاحب۔ جناب کنڈی صاحب، آپ کچھ بات کرنا چاہتے ہیں یا Adjourn کریں اس کو، جناب کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: احسان صاحب ایک منٹ کرلیں تو پھر میں کرتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سب کے لئے آپ سفارش نہ کریں۔

جناب احمد کنڈی: Okay, okay. میم، میری تو گزارش یہی ہے، ابھی بھی میں آپ کے ساتھ یہ ڈسکس کر رہا تھا، آفتاب عالم اور یہ بھی یہ کہہ رہے ہیں شاید، لیکن ایک میری گزارش ہے، Friday والے دن آپ لوگ Ensure کریں، چاہے ایڈوائزر صاحب اندر بیٹھتے ہیں، چاہے باہر بیٹھتے ہیں، این ایف سی کی ڈسکشن کے اوپر وہ آئیں، نوٹس لیں، جو بھی کرتے ہیں، Friday والے دن یہ Ensure کرتے ہیں تو میرے خیال میں پھر Friday کو زیادہ بہتر رہے گا جو ہم کرلیں، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کنڈی صاحب، Friday کو ہم کوشش کریں گے، اگر حاضری پوری ہوئی تو ان شاء اللہ اس پہ ہم بحث کریں گے، اگر نہیں تو ان شاء اللہ Monday کو کریں گے۔ احسان صاحب، صرف ایک منٹ، آپ کے پاس ہے، اس کے بعد دوسرے بہت سارے ممبرز ہیں، ایک منٹ، صرف ایک منٹ، جی احسان صاحب۔

جناب احسان اللہ خان: جی میڈم، میری ایک تجویز ہے حکومت کو کہ جس طرح این ایف سی کی ایک رپورٹ پیش ہوئی ہے، ہم اس کے اوپر ان شاء اللہ گفتگو کریں گے۔ اسی طرح سے جو پی ایف سی ہے، اس

کے اوپر بھی ایک رپورٹ پیش کی جائے کیونکہ صوبہ جو ہے، پہلے میں بات کرتا رہتا ہوں کہ مطلب ہے جس طرح یہاں پہ بی آر ٹی جیسا ایک بہت بڑا منصوبہ بن گیا ہے اور ہمارے ہاں لفٹ کینال جو اتنا ایک اہم منصوبہ ہے پورے صوبے کے لئے، اب تک اس طرح سے نہیں دی گئی تھی، تو اگر ہم موازنہ کریں تو District level tier تک یہ جاتے ہیں، حالانکہ اس میں پھر مختلف تحصیلیں، اس میں بہت ساری گفتگو ہے جو ہونے کو ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ یہ پی ایف سی رپورٹ بھی ضرور پیش کریں اور اس پہ بھی ہم بحث کریں۔ شکریہ جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ جناب محمد شفیع جان صاحب۔

<u>جناب شفیع اللہ جان</u>: تھینک یو میڈم سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر، اب سے کچھ دیر پہلے ہمارے کچھ رہنما قائد انقلاب جناب وزیراعظم عمران خان صاحب سے ملنے گئے اور جب ان کی ملاقات ختم ہوئی تو عمر ایوب صاحب، شبلی فراز صاحب، اسد قیصر صاحب، حامد رضا صاحب ان کے ساتھ تھے تو ان کو گرفتار کر لیا گیا اور اس گرفتاری کے بعد ان کو ایک تھانے لے جایا گیا اور کچھ دیر بعد ان کو رہا کر دیا گیا۔ آج سے کچھ دن پہلے ہمارے کچھ ورکرز نے کوئٹہ میں احتجاج کیا، ان میں سے چار ہمارے ورکرز کو سیدھی گولی ماری گئی اور ان کو زخمی کیا گیا جن میں دو کی حالت تشویشناک ہے اس وقت بھی ت، میڈم سپیکر، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے کچھ دن پہلے جب صوابی میں جلسہ کیا اور اس صوابی جلسے میں ہماری لیڈرشپ نے یہ پیغام دیا کہ ہم کچھ دنوں میں Final call دیں گے اور کل عمران خان صاحب نے جیل میں صحافیوں سے گفتگو کی کہ وہ خود چار دن بعد Final call دیں گے، اب عالم یہ ہے پنجاب گورنمنٹ کا اور فیڈرل گورنمنٹ کا کہ ابھی چار دن بعد ہم نے Call دینی ہے، قائد تحریک عمران خان صاحب نے، اور ان کے جو اوچھے ہتھکنڈے ہیں وہ آج سے شروع ہو گئے ہیں۔ میڈم سپیکر، یہ بات بڑی واضح ہے کہ اس بار جو Final call ہو گی، ہم بغیر اپنے Goal achieve کرنے واپس نہیں آئیں گے، ہم ہر اس صورتحال کے لئے تیار ہیں اور ہم اس بار جو تیاری کر رہے ہیں، یہ تیاری کسی ایک بندے کی گرفتاری سے ختم نہیں ہو گی، اب یہاں پہ جتنے بھی ایم پی ایز موجود ہیں، منسٹرز موجود ہیں یا ہمارے Ticket holders ہیں یا ناظمین ہیں یا کونسلرز ہیں، ہم نے طے کیا ہوا ہے کہ ہمارا قافلہ جو ایم پی اے Lead کرے گا، اگر اس کو گرفتار کیا جائے گا تو وہ پہلے سے اپنے ورکروں کو بتائے گا کہ میری گرفتاری کے بعد اس قافلے کا سپہ سالار فلاں بندہ ہو گا، اگر وہ بھی گرفتار ہو گا تو تیسرا بندہ ہو گا، اگر وہ بھی گرفتار ہو گا تو

چوتھااور پانچواں بندہ ہوگا لیکن ہم اپنے اہداف اس بار حاصل کریں گے۔اس ملک میں ہم چاہتے ہیں کہ ہر چیز قانون اور آئین کے مطابق چلے لیکن ہمیں بار بار یہ پیغام دیا جارہاہے اور مجبور کیا جارہاہے کہ وہ طاقت کے ذریعے جنگل کا قانون نافذ کرنا چاہ رہے ہیں اور یہاں پر تو جنگل کا قانون بھی نہیں ہے،اس سے بڑھ کر کوئی چیز ہورہی ہے۔میڈم سپیکر،پہلی دفعہ ان سے زیادہ مقبول ہوگیاہے اس ملک کا لیڈر عمران خان،اب ان کو سمجھ نہیں آرہی کہ کیا ہورہاہے؟ہر ایک اوچھے ہتھکنڈے یہ استعمال کررہے ہیں، گرفتاریاں کررہے ہیں، کوئی ملاقات کیلئے جائے واپس آئے تو گرفتار ہوجاتا ہے۔یہ ابھی سے ان کی جو ٹانگیں ہیں وہ کانپ رہی ہیں، لہذا اس Floor سے میں پیغام واضح دے رہا ہوں اور جتنے بھی یہاں ہمارے ساتھ تحریک انصاف کے ہمارے پارلیمنٹیرینز بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ان کی طرف سے بھی ہے کہ اس بار Do or die ہوگا، آر یا پار ہوگا، ہم ہر اس حد تک جائیں گے جہاں تک ہم جاسکتے ہیں لیکن اپنے ہدف حاصل کریں گے،اپنے Goals achieve کریں گے۔ہم ڈی چوک جائیں یا اڈیالہ جائیں،ان شاء اللہ اپنے لیڈر کو، جب تک ہمارا لیڈر ان کی قید سے آزاد نہیں ہوتا تب تک تحریک انصاف کے ورکر ڈی چوک بھی بیٹھیں گے اور اڈیالہ بھی بیٹھیں گے ان شاء اللہ،اس بار (تالیاں) لیکن میڈم سپیکر، یہ پیغام ان ریاستی اداروں کے لئے ہے، پنجاب گورنمنٹ اور فیڈرل گورنمنٹ کے لئے ہے کہ ہم پرامن ہیں اور قانون اور آئین ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم پرامن طریقے سے اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں، جو ہم کریں گے اور ہر بار کی طرح ہم کریں گے لیکن اگر ہمارے اوپر جنگ مسلط کرنے کی کوشش کی گئی،اگر انہوں نے ہمارا راستہ روکنے کی کوشش کی، اگر انہوں نے کنٹینرز لگائے، انہوں نے اگر خندقیں کھودیں، انہوں نے اگر Rubber bullets کا استعمال کیا،اس بار ہم اپنے سینے پیش کریں گے لیکن اپنے لیڈر کو آزاد کرا کے رہیں گے ان شاء اللہ۔آخر میں جناب میڈم سپیکر، یہ جو بھی یہ کررہے ہیں، یہ جو گرفتاریاں یہ کررہے ہیں، جس طرح چھبیسویں امنڈمنٹ کے لئے انہوں نے ہمارے ایم این ایز کے گھروں کی چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کیا، Families اٹھائیں انہوں نے، صرف ایک چھبیسویں امنڈمنٹ کے لئے ووٹ ڈالنے کے لئے اور میں اپنی پارٹی کو بھی کہتا ہوں کہ جب آپ کے اندر، آپ کی صفوں کے اندر غدار پیدا ہوجائیں تو دشمن سے پہلے آپ نے غداروں کو مارنا ہے،اس کے بعد آپ نے آگے بڑھنا ہے اور جب تک سزا اور جزاء کا عمل نہیں ہوگا، جب تک اپنی صفوں سے غداروں کا صفایا نہیں ہوگا، یہ تحریک آگے نہیں بڑھ سکتی، ہماری لیڈرشپ، ہمارے کارکن، ہمارے ایم پی ایز، ہمارے Ticket holders، ہمارے ناظمین، ہمارے

کونسلر، ہمارا ورکر بالکل تیار بیٹھا ہوا ہے، صرف اور صرف اڈیالہ میں بند اس قیدی کی Call کا انتظار ہے، ان شاء اللہ جب بھی وہ Call دے گا تو لاکھوں لوگ KP سے ان شاء اللہ ڈی چوک اور اڈیالہ کی سمت جائیں گے اور اڈیالہ اور ڈی چوک میں ہم اپنے اہداف اور اپنے Goals achieve کر کے رہیں گے اس بار ان شاء اللہ۔ بہت شکریہ آپ کا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اب میں اجلاس کو ملتوی کرتی ہوں۔

We will meet again, at 3:00 pm, afternoon, Friday, 15th November, 2024.

(اجلاس بروز جمعتہ لمبارک مورخہ 15 نومبر 2024ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)